رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵۲ ‏ جنوری ۲۳ء

دہلی کا ماہوار طبی رسالہ

المسیح

مرتبہ

زبدۃ الحکماء حکیم محمد کبیر الدین

مؤلف و پروفیسر طبیہ کالج دہلی

قیمت سالانہ مع محصول عہ

قیمت فی پرچہ ۴ر

پتہ ناظم دفتر المسیح قرول باغ دہلی

محبوب المطابع دہلی میں چھپکر دفتر المسیح سے شائع ہوا

طبیہ کالج دہلی جدید کورس کی کتابیں

(مؤلفہ زبدۃ الحکما حکیم محمد کبیر الدین مؤلف و پروفیسر طبیہ کالج دہلی)

(۱) افادۂ کبیر یہ کتاب طب یونانی کے تمام اصول قواعد کو نہایت سلیس اور عام فہم زبان میں بتاتی ہے اور نبض و قارورہ کو واضح اور صاف طور پر سمجھاتی ہے اور طبیہ کالج دہلی کے سال اول کے کورس میں داخل ہے۔ یہ حقیقت میں طب یونانی کی نہایت مشہور قدیم عربی کتاب موجز القانون کا ترجمہ اور اسکی شرح ہے۔ اسمیں دیگر تشریحی نقشہ جات کے علاوہ عضلی رگوں کا نہایت صاف نقشہ ہے قیمت عہ مجلد عہ علاوہ محصول ڈاک +

(۲) اکسیر کبیر یعنی طب یونانی کی عظیم الشان عربی کتاب شرح اسباب کا سلیس اور مقبول عام ترجمہ جو طبیہ کالج دہلی کے نصاب تعلیم میں داخل ہے۔ اس کتاب میں سر سے پاؤں تک تمام امراض کے اسباب علامات اور علاج نہایت سلیس عبارت میں درج ہیں۔ اور ہر ایک بحث دلچسپ طبی نکتوں اور فلسفی باریکیوں سے معمور ہے جن سے اردو اور فارسی ال ابتک قطعاً محروم تھے۔ کل کتاب چار جلدوں میں منقسم ہے اور ہر ایک جلد کی قیمت دو روپے ہے۔ مجلد فی عہ + (۳) **تنقیح کبیر** زیر طبع ہے +

(۴) منافع کبیر یہ عظیم الشان کتاب دراصل کلیات طب کی جدید طرز کی کتاب ہے جسے دہلی کے مشہور طبیہ کالج نے خاص طور پر اپنے کورس کی تکمیل کے لیے تیار کرایا ہے اور اپنے نصاب تعلیم میں داخل کیا ہے اس میں تمام اعضا کے افعال و وظائف نہایت سلیس اور دلپسند عبارت میں لکھے گئے ہیں اور دونوں طبوں یعنی یونانی و ڈاکٹری اختلافی مسائل میں منصفانہ محاکمہ اور فیصلہ کیا گیا ہے علاوہ ازیں نبض و قارورہ کے قدیم و جدید طرز شناخت اور طریقہ امتحانات لکھے گئے ہیں جس سے یونانی اطبا قیمتی فوائد حاصل کر سکتے ہیں قیمت [illegible] مجلد [illegible] +

(۵) علم الادویہ نفیسی یعنی ترجمہ متن نفیسی علم الادویہ نفیسی علم الادویہ کی بے نظیر مدلل کتاب ہے جو طبیہ کالج دہلی کا نصاب تعلیم ہے۔ قیمت فی جلد عہ مجلد عہ علاوہ محصول +

دیگر کتب

(۶) لغات اصطلاحات طبیہ یہ بے مثل طبی لغت ہے۔ اس میں تمام طبی الفاظ و اصطلاحات کو نہایت سلیس اور سہل عبارت میں واضح کیا گیا ہے۔ علم طب کے طلبا اور شوق مطالعہ رکھنے والے اطبا تمام اس قسم کی لغت کے سخت ضرورت مند تھے۔ قیمت [illegible] مجلد [illegible] + علاوہ محصول

(۷) لغات الادویہ اس عظیم لغت میں یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ عربی۔ فارسی ہندی۔ سنسکرت

جلد دوم عدد پنجم

ماہ جمادی الاول ۱۳۴۱ھ مطابق جنوری سنہ ۱۹۲۳ عیسوی

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم

دعوات المسیح

فن طب کی جہاں یہ ایک خدمت ہو کہ مہمات اصول طب پر تنقید کیجائے فن معالجات میں ترمیم ہو اکتشافات جدیدہ بہم پہونچائے جائیں وہاں ایک یہ بھی اہم خدمت ہے کہ علمبرداران فن کے کارناموں سے دنیا کو روشناس کرایا جائے ان کی مدنیت و معاشرت کے سربستہ اسرار اور تجسس و تلاش ران کی زرین تاریخ کے صفحات ملک کے سامنے پیش کئے جائیں جس سے اگر ایک طرف تاریخی معلومات میں اضافہ ہوگا۔ تو دوسری طرف تتبع سلف ان کے اکتساب فن کا صحیح شوق اور ان کے اکتشاف حقائق و رموز کا مذاق سلیم قلوب میں جاگزیں ہوگا اور قطع نظر اس کے ہمارے لئے یہ ایک درس عبرت ہوگا کہ آج یورپ جن موتیوں کی ضیائے تابناک سے تمام عالم کو چکا چوند کر رکھا ہے وہ ہماری ہی خزانوں کے خزف ریزے ہیں اور آج مغرب کے فنون لطیفہ اور لطائف حکمیہ کی دوشیزہ نازنین اپنی جن خلائق فریب اداؤں اور عشووں پر نازاں اور متبختر ہے وہ ہماری ہی شوخی رفتار کی ادنیٰ تعلیم ہے۔ ؎

مٹ گئے ہم اپنا سکہ لا کر زمانے کو چلن　　ہو گئے خود پائمال شوخی رفتار ہم

حیرت آباد عالم کے آسمان کے نیچے بسنے والو! تم دارالخلافت بغداد کے کھنڈروں پر جو ہماری عروج و زوال کی تاریخ ہے بخط جلی یہ حروف پڑھو کہ یہی وہ حیات کدہ علوم و فنون ہے جہاں ٹلموں کے عہد ہمایوں میں ؎

حریم خلافت میں اونٹوں پہ لد کر　　چلے آتے تھے مصر و یونان کے دفتر

اور اگر گوش نصیحت نیوش ہوں تو اہرام مصری کی زبان فصاحت ترجمان سے ہماری حکمت و اشراق کے فسانے سنو اور اگر اس کے بعد بھی تمہارے دل و دماغ میں اور کچھ سن سکنے کی طاقت باقی ہو تو ترک کے ایک شعلہ بیان خطیب کے یہ دردناک اشعار سنو جس میں وہ اپنی قوم میں آثار زوال دیکھکر یہ آخری پیشگوئی

کرتے ہوئے دنیا والوں کو اپنے احسانات سے آگاہ کرتا ہے۔ ؎

وَلَا زَالَ اَهْلُ الْغَرْبِ یَدْرُوْنَ قَدْرَنَا — اہل فرنگ ہمیشہ ہماری قدر کریں گے

مَدَى الدَّهْرِ مَا اَبْدَوْا مِنَ الْفَضْلِ مُعْجِمَا — فضائل اور محاسن میں تا بروز قیام۔

مَتٰى ذَكَرَ الْاَفْضَالَ فِیْهِمْ خَطِیْبُهُمْ — جبتک فخر کریگا افضال کا انمیں انکا لکچرار

عَلٰى مِنْبَرٍ صَلّٰى عَلَیْنَا وَسَلَّمَا — منبر پر تو ہم پر رحمت بھیجیگا اور سلام بھیجیگا

المسیح جس مقصد وحید کے لئے منصۂ ظہور پر جلوہ گر ہوا تھا اب وقت آگیا کہ وہ جبروتی طاقتوں پر بھروسہ کرکے بلاخوف لومۃ لائم متلاشیان فن کو اپنے جھنڈے کے نیچے جمع ہونے کے لئے دعوت دے قوم کے دلوں میں اس فن کا جذبۂ سلیم اور سچی امنگ پیدا کرے۔ مزارع قلوب میں فنون لطیفہ کے پژمردہ سنابل کو شادابی و انتما کی صلاحیت تامہ بخشے اس لئے اب وہ ایک عجیب البیلی شان کیساتھ تمہارے سامنے آئیگا وہ تمہارے ان اجلائے فن کو جنہیں تم بھول چکے ہو لیکن حق یہ ہے کہ ان کا احسان تمہیں کبھی نہ بھولے گا تمہیں ان کی اصلی صورت میں دکھائیگا۔ انکے اخلاقی اور تمدنی کارناموں علمی نوادر اور ان طبی اجتہادات کا جن میں انہوں نے حکمت کو ایک گمشدہ لعل سمجھا ہے صحیح خاکہ تمہاری آنکھوں کے سامنے پیش کریگا۔ اور اس ضمن میں وہ کوشش کریگا کہ علم النفس کے مخفی اسرار اور لطائف ادبیہ کا دسترخوان بھی تمہارے سامنے بچھائے اور اس کام کے لئے وہ اپنے چند مخصوص صفحات وقف کریگا۔

یہ خدمت جلیل مجھ ہیچکارہ کے سپرد ہوئی ہے اور کیا عجب ہے کہ خدائے حی وقدیر جو ایک بڑے سے بڑے کام کو ایک دنی سے ادنی انسان سے لے سکتا ہے۔ مجھ ضعیف البنیان اور ہیچمیرز سے اس اہتم بالشان کام کو لیلے۔ بہرحال ؎

ادائے خاص سے غالب ہوا ہے نکتہ سرا — صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے

سید علی احمد نیر واسطی نہٹوری عفی عنہ

٭ ٭ ٭

٭ ٭ ٭ ٭

شذرات

(۱)

ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ مطب میں تقریباً ۸۰ فی صدی ایسے مریضوں سے سابقہ پڑتا ہے۔ جو امراض جراحیہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ پھر کس قدر حسرت خیز سماں ہوتا ہے کہ جب ہم پیروان زہراوی بایں تفوق و تبحر اطبائے قدیم کے ناخلف تلامذہ کے مطب کی عجیب سادہ لوحی اور بے حسی کے ساتھ۔ مریضوں کو ترغیب دیتے ہیں! اے کاش اس وقت ہمیں یہ خیال بھی ہو کہ جالینوس و زہراوی کا بلند مرتبت حاذق گروہ اگر اپنی سی نامکمل اور محروم علم و عمل ہستیوں کی طرف کسی قسم کی ادنیٰ سے ادنیٰ نسبت سے محض بے تعلق ہوتا تو کیا خوب ہوتا!! (عبداللطیف شادانی)

(۲)

علم کیمیا کی ایک مایۂ ناز کتاب سے "روغن گندھک" کی ایک ایسی ترکیب کا ہمیں علم ہوا ہے جو خارجی چیز کی آمیزش کے بغیر محض گندھک سے تیار ہو سکتا ہے۔ صاحب کتاب کا دعوی ہے اور میرے خیال میں بالکل صحیح ہے کہ ان کی تصنیف سے زیادہ مستند و معتبر کوئی کتاب آجتک اس فن میں نہیں لکھی گئی۔ اس لئے روغن کی ترکیب بجنسہ یہاں درج کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔

گندھک آملہ سار کو جو کوب کر لیں۔ ایک برتن گلی میں پہلے ایک چھوٹا سا سہ پایہ آہنی رکھ کر اس کے گرداگرد گندھک کا سفوف پھیلا دیں۔ سہ پایہ پر ایک چھوٹا سا چینی کا پیالہ رکھیں۔ اور برتن کے منہ پر چینی یا المونیم کا پیالا اتنا رکھیں کہ بخوبی منطبق ہو جائے نیچے آگ روشن کریں اور اوپر کے پیالہ میں سرد پانی بھر دیں جب پانی گرم ہو اس کو بدلتے رہیں۔ اسی طرح گھنٹہ دو گھنٹہ تک عمل کرتے رہیں۔

آگ نرم ہونی چاہئے۔ بعد ازاں آہستہ احتیاط سے اوپر کا پیالہ جو آٹے سے محکم ہوگا جدا کریں۔ نیچے کو چھوٹے پیالہ میں عرق جمع ہوگا۔ اسکو شیشی میں محفوظ رکھیں۔

مذکورہ بالا ترکیب سے تیار شدہ روغن گندھک کے فوائد کی وسعت کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس میں پورے تین صفحات صرف ہوئے ہیں۔ شاید ہی کوئی ایسا مرض ہوگا جس کے لئے یہ روغن کسی نہ کسی مناسب بدرقہ کے ساتھ تیر بہدف نہ ہوگا۔

بہرحال اسوقت ہمیں اس کی مبالغہ آمیز اکسیری صفات اور بے اصل معجز نما اثرات سے بحث نہیں ہے۔ بلکہ ترکیب مرقومہ بالا کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں تو یہ روغن گندھک کا اتنا عظیم الشان پہاڑ بے بنیاد نظر آتا ہے۔

ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اس ترکیب سے روغن مطلوبہ کا تیار ہونا قطعی محال اور ناممکن۔ بلکہ خلاف اصول فطرت ہے۔ گندھک ایک جسم بسیط ہے۔ جس میں روغن فراری کا کوئی کم سے کم جزو بھی نہیں ہے۔ حالانکہ مذکورہ بالا " ترکیب " کے مطابق صرف انہی اجسام کا روغن تیار ہو سکتا ہے۔ جن میں روغن فراری کا جزو موجود ہوگا۔

ہمارا خیال ہے کہ ہمارے اس دعوے کی سچائی کا عملی تجربہ بہترین ثبوت ہے۔

روغن گندھک کی اس خیالی ترکیب پر غور کرنے کے بعد خیال فرمائیے کہ اس کے افعال و خواص کی وسعت وہمہ گیری دیسی طب کے لئے کس قدر مضحکہ خیز اور باعث قدر و منزلت ہے!

عبداللطیف شادانی

(۳)

پانچ گھنٹے میں پانچ بچے

کنگ ایڈورڈ میموریل ہسپتال لاہور میں ایک عورت کو پانچ گھنٹے کے عرصہ میں پانچ لڑکے پیدا ہوئے ہیں ماں اور بچے تندرست اور صحیح و سلامت ہیں۔ ہزارہا لوگ ان بچوں کو دیکھنے کے لئے

ہسپتال جارہے ہیں۔ "الحکیم"

(۴)

کونین کا نعم البدل موسمی اور سیاہ بخار کے دفعیہ کے لئے اس وقت تک کونین ہی استعمال ہوتی رہی ہے۔ لیکن اب ایک اور درخت دریافت ہوا ہے جس کے پتوں کا عرق موسمی اور سیاہ بخار کے مریضوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ یہ درخت بہار اور بنگال میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اس کا ذائقہ کونین کے مانند کڑوا نہیں ہوتا۔ (ہمایوں) (اس کا نام درج کرنا ضروری تھا۔ المسیح)

(۵)

جذبات کی پیمائش جب کبھی ہم جھوٹ بولتے ہیں تو ہمارا دل اچھلتا ہے اور ہمارے خون کا دباؤ زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور اس سے چہرے اور گردن میں غیر معمولی حرارت محسوس ہوتی ہے۔ نیز رخساروں کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔

انگلستان کے ڈاکٹروں نے اس قانون قدرت کی بنا پر ایک ایسی مشین ایجاد کی ہے جو خون کے اس دباؤ کی پیمائش کرتی ہے۔ اور کذب بیانیوں کی حقیقت آشکارا کردیتی ہے۔ یہ مشین ایک معمولی ربڑ کی نالی ہے جس پر دوران خون کی معمولی حالت میں ایک سیدھی لکیر کے نشانات سے پڑتے جاتے ہیں۔ لیکن جب زیر تجربہ آدمی جھوٹ بولنے لگتا ہے تو دل دھڑکتا ہے اور نشانات کی سوئی اپنی سطح سے بلند ہو جاتی ہے اور پھر بے قاعدہ نشانات بنانے لگتی ہے۔ ڈاکٹر پر راز بے نقاب ہو جاتا ہے۔ یہ آلہ ایسا کامیاب ثابت ہوا ہے کہ ہمیشہ دروغ گو اشخاص کے راز بھی کھول چکا ہے اور مجرموں کی حالت میں ایک آسمانی امداد بن گیا ہے۔ (ہمایون)

(۶)

عمل جراحی کا ایک عجیب ترین واقعہ گذشتہ کئی سال سے امریکہ میں ایک نوجوان لڑکی کا

شہرہ رہا ہے جو ہنسنا اور مسکرانا نہیں جانتی تھی وہ جوش غضب سے تلملا اٹھتی تھی۔ مگر جب خوش ہوتی تھی تو اس کے چہرے پر خوشی کے آثار نظر آتے تھے نہ ہونٹوں پر مسکراہٹ پیدا ہوتی تھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اسے معلوم ہی نہیں کہ ہنسنا اور مسکرانا کسے کہتے ہیں وہ جب دوسروں کو ہنستے اور مسکراتے دیکھتی تھی تو بہت متعجب ہو کر کہتی تھی۔ یہ تم نے اپنا چہرہ ایسا مضحکہ خیز کیوں بنا لیا ہے اور یہ بات اس کی سمجھ سے بالاتر تھی کہ ایسا کس طرح ممکن ہے۔ آخر گذشتہ دسمبر میں اُسے ڈاکٹروں کے بورڈ (جماعت) کے سامنے پیش کیا گیا جنہوں نے کئی ماہ کے بحث مباحثہ کے بعد فیصلہ کیا کہ اس کے دماغ میں نقص ہے۔ جسے عمل جراحی سے رفع کیا جا سکتا ہے۔ لڑکی کے والدین نے عمل جراحی کی اجازت دی اور ایک ماہ کے بعد لڑکی نے جب ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا تو ڈاکٹر کی مسرت چھپائے نہ چھپ سکی وہ مسکرا رہی تھی ÷ (ہمایوں)

(۷)

علاج سرطان کی تلاش اور رصاص (سیسہ) پر تجربات

ڈاکٹر بلے یر بیل صاحب پروفیسر طبیعیات وامراض مستورات لورپول یونیورسٹی نے حال ہی میں رسالہ "لانسیٹ" میں اپنے ان تجربات کے متعلق ایک مضمون درج کیا ہے جو صاحب موصوف رصاص (سیسہ) کے ذریعہ علاج سرطان کے متعلق نہایت جانفشانی سے کر رہے ہیں۔ ابھی تفتیش و تحقیق جاری ہے۔ مگر اب تک جو نتائج سیسہ کے علاج کے ظاہر ہو چکے ہیں وہ نہایت امید افزا معلوم ہوتے ہیں۔ تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ مناسب حالات میں سیسہ کے استعمال سے سرطانی مادہ کے کریات موذیہ کا نشوونما اور توزیع و انتشار سست پڑ جاتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ تین سال میں جن پچاس مریضوں کا علاج سیسہ کے ذریعہ کیا گیا ہے ان میں حسب ذیل نتائج دیکھے گئے۔

۲۱ مریض سرطان سے جانبر نہیں ہو سکے۔

۴ مریض موجودہ حالات میں شفایاب تسلیم کرلئے گئے۔

باقی ماندہ مریضوں میں معتد بہ فائدہ نظر آیا۔

اس نئی دریافت کے متعلق ابھی تجربات ابتدائی درجہ میں ہیں۔ لائق اور نامور اطبا کی ایک کمیٹی تجربات کی نگران کار ہے اور دو گمنام محبان وطن نے اخراجات کا انتظام اپنے ذمہ لیا ہے۔ خیال ہے کہ ابھی کئی سال تک مزید تجارب و تحقیقات کی ضرورت ہوگی

(۸)

علامہ سمرقندی کی مشہور کتاب اسباب و علامات (جس کی شہرہ آفاق شرح "شرح اسباب" ہے) میں فرماتے ہیں:۔ جو درد سر رحم کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے وہ سر کے اگلے حصے میں ہوتا ہے (بلکہ تالو کے بیچ میں ہوتا ہے۔ ملا نفیس) اور جو درد سر گردوں سے پیدا ہوتا ہے وہ سر کے اگلے حصہ میں ہوتا ہے۔ (اسی طرح جگر کے درد سر میں دائیں طرف۔ طحال میں بائیں طرف۔ حجاب حاجز میں سر کے بیچ میں کسی قدر آگے۔ مراق میں سر کے بالکل اگلے حصے میں۔ اور ریڈھ کے درد سر یا درد سر کے بالکل پچھلے حصے میں ہوتا ہے۔ یہ اضافہ اور حاشیہ آرائی ہمارے فاضل ملا نفیس کی ہے)

اس قول کے متعلق ہمیں اسوقت یہ کہنا ہے کہ تجربہ اور علم تشریح سے کوئی حقیقت اس قول کی صداقت کی نہیں ملتی ہے۔ اگر ادنیٰ شائبہ بھی اس کی تصدیق کے لئے ہمیں میسر آتا تو ہم فخر و ناز کے ساتھ اس قول کی تائید میں پیش کرکے اپنی صداقت پسند روح کو خوش کرنے کی کوشش کرتے۔ یہ محض ایک فرضی اور خیالی تقسیم ہے۔ اس قسم کے ضعیف اقوال اب ہمیں اپنی کتابوں سے نکال دینے چاہئیں۔ (نائب المدیر)

التماس

جن حضرات کا زر اعانت ماہ جنوری میں ختم ہوتا ہے وہ براہ نوازش آئندہ کے لئے زر اعانت بذریعہ منی آرڈر روانہ کرکے ممنون فرمائیں ورنہ المسیح ماہ فروری بذریعہ وی پی حاضر خدمت ہوگا جس کا وصول کرنا انکا اخلاقی فرض ہوگا۔

ناظم

مقالات

طبی دیوتا

(از حکیم سید علی احمد صاحب نیر ہٹوری)

تم نے اگر ایام جاہلیت عرب کی تاریخ کی ورق گردانی کی ہے تو اس دور وحشت و بربریت کا تصور کرو جب کہ اس کی زمین پر جہالت و اوہام پرستی کی تاریکی کا سیاہ بادل اپنے دامن پھیلائے ہوئے تھا۔ رب السموات والارض کے بروبحر شر و فساد اور طغیان و سرکشی سے معمور تھے۔ بکہ[1] کا سب سے بڑا عبادت کدہ جو آجتک زیارتگاہ خلائق ہے۔ ایک عظیم الشان پرستش خانہ اور صنمستان تھا۔ قبائل عرب میں سے ہر قبیلہ نے علیحدہ علیحدہ اپنی پوجا کے لئے بت مقرر کر رکھے تھے۔ اور اس پر طرہ یہ تھا کہ کھانا کھلانے والا جدا تھا تو پانی پلانے والا علیحدہ وقس علی ہذا۔

بعینہ اسی طرح اس زمانہ میں جبکہ عروس دہر اپنی سادگی اور بھولے پن سے کائنات کو مسخر کر رہی تھی۔ فطرت عالم کی ابتدا تھی اور دنیا انجان تھی تاہم ضرورت نے جو کہ اُمّ الاختراع ہے نادانی و ناشناسی کے کالبد بے جان کو علم کے انوار تجلیات کی روح طیب کو جذب کرنے کے لئے کچھ کچھ آمادہ کیا تھا۔ دنیا والوں نے اپنی سادہ لوحی عجائب پرستی۔ سطاحت۔ تجزی و تفرق۔ اعتقادیات اور اغوائے نفس و شیطان کے باعث حسب خواہش سیکڑوں خدا تجویز کر رکھے تھے۔

پس جبکہ معمولی سے معمولی کام کے لئے جداگانہ ایک خدا بنا لینا ان کے نزدیک ایک بائیں ہاتھ کا کھیل تھا تو بدرجہ اولی چاہیے تھا کہ حفظان صحت اور ازالۂ مرض کے لئے جو کہ فن طب کی غرض و غایت ہے۔ ایک علیحدہ خدا اور حاکم بنایا جاتا چنانچہ بنایا گیا......

[1] مکہ معظمہ کا نام زمانہ قدیم میں بکہ تھا۔ منہ

فن طب کس طرح عالم وجود میں آیا یہ ایک مستقل بحث ہے اور ما انا فیہ سے خارج۔ لیکن اس باب سے میں اس قدر عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ آج تم جس طب کو اعجاز سے تعبیر کرتے ہو۔ اور جس کی نازنین اور گل اندام معشوقہ کج بام ترقی پر کھڑی ہوئی دنیا کو اپنی عالم فریب اداؤں اور غمزوں سے سراپائے حیرت بنا رہی ہے اس کے عروج ارتقا نشوو انتہا کے زینے کی پہلی سیڑھی جھوٹی سچی خواب کی تعبیریں خیالات واہیہ اور اوہام باطلہ ہیں۔

اللہ اللہ فطرت کے انقلابات بھی کس قدر حیرت انگیز ہیں کہ وہ فن جسکو تم آج سرتاپا علم و حکمت سمجھتے ہو۔ اور جس کے ہر کلیہ اور جزیہ پر "کیوں" اور "کس لئے" سے سوالات کی بوچھار کرتے ہو۔ ایک زمانہ تھا کہ وہ چند وہمیات اور خوش اعتقادیات کا مجموعہ تھا۔

نیل سگھنڈی (دریائے نیل) کے کنارے مشر ستھان (مصر) میں جس میں بقول آریوں کے تنترک دیوتا نیل سگھنڈی (سیاہ کلغی والے) نے نیل تنترک (مخفی علم) کی تعلیم دی تھی اور جہاں کی طب دیگر تمام طبوں سے زیادہ قدیم مانی گئی ہے وہ طریقہ علاج یہ تھا کہ

جہالت و وہم پرستی کے سبب جہاں دیگر حاجات براری کے لئے انہوں نے مختلف دیوتا مقرر کر رکھے تھے وہاں طب کا بھی ایک دیوتا معین کر رکھا تھا جس کا نام رب الشفا تھا وہ اس کی صورت کی مورت بنا کر اسکی پرستش کیا کرتے تھے چنانچہ ملک مصر کے بہت سے شہروں میں اس دیوتا کے مندر بنے ہوئے تھے جہاں اسکی پرستش کیجاتی تھی۔ لیکن شہر ممفس کا مندر دیگر معابد سے بڑا تھا اور وہاں کے پوجاریوں کو مریضوں کا علاج و معالجہ کرنے میں درجہ امتیاز حاصل تھا۔ چنانچہ وہاں ہزاروں مریض بغرض علاج آتے تھے جن میں سے بعض کا علاج تو منتر سے کیا جاتا تھا اور بعض کا علاج جڑی بوٹیوں سے۔ (از تاریخ الاطبار)

بابل اور نینوا کے قدیم کھنڈروں سے جو خشتی کتابیں برآمد ہوئی ہیں ان سے بھی یہی پتہ چلتا ہے کہ

ابتداء میں تو وہاں علاج کا طریق جھاڑ پھونک اور گنڈے تعویذ تک ہی محدود تھا لیکن رفتہ رفتہ وہاں یہ رواج پڑ گیا کہ مریض کو کسی چوراہے پر لٹا دیتے تھے۔ اور جو راہرو وہاں سے گذرتے تھے ان سے مریض کا حال کہکر علاج پوچھا جاتا تھا۔ پس ان کو اگر کوئی علاج معلوم ہوتا تھا تو وہ بتا دیتے تھے۔ پس اس طرح سے جو جو موثر دوائیں یا علاج ان کو معلوم ہوتے تھے وہ ان کو تانبے یا چاندی کی تختیوں پر لکھکر انہیں اپنے ایک طبی دیوتا کے مندر میں ڈالتے رہتے تھے۔

علی ہذالقیاس یونان میں بھی طب کی ابتدا اسی طرح ہوئی۔

چنانچہ یونانیوں کا طبی دیوتا اسقلی بیوس تھا جس کی مورتوں کی اکثر مندروں میں پرستش کیجاتی تھی۔ ان کے پجاری مریضوں کا علاج و معالجہ اس طرح کیا کرتے تھے کہ مندر کے بڑے کمرے میں مریض کو سلا دیا جاتا تھا۔ جہاں پر وہ حالت خواب میں دیوتا کی زیارت سے مشرف ہوتا۔ اور اسی حالت میں وہ خود دیوتا سے اپنے دکھ درد کا حال بیان کر کے اپنے لئے دوا تجویز کرا لیتا تھا۔ لیکن مریضوں کو علاج کے متعلق جو خواب آتے تھے وہ نہایت پیچیدہ ہوتے تھے جن کی تعبیر صرف مندر کے پجاری ہی کر سکتے تھے اور وہی مریضوں کے علاج و معالجہ کے ذمہ دار بھی ہوتے تھے۔

وعلی ہذا ہندی طب کی روایات کو ملاحظہ فرمائیے جس میں دھن ونتری وہ طبی دیوتا ہے جو طوفان میں تیرہ رتنوں کے ساتھ امرت کا پیالہ ہاتھ میں لئے ہوئے برآمد ہوا۔ اور چرک کی تاریخ پڑھیے جس نے چرک سنگھتا نامی کتاب تصنیف کی ہے اور جسے

شیس اس لئے مانا جاتا ہے کہ وہ ہزار سر والے سرپ دیوتا (سانپ دیوتا) کا اوتار ہے۔ جو جمیع علوم و فنون کا اور علی الخصوص ویدک کا سرچشمہ ہے۔

تم ان بزرگ بانیان طب کے طریق علاج۔ ان کی زود اعتقادی وہم پرستی پر ہنستے ہو جنہوں نے دنیا میں عظیم الشان قصر طب کا سنگ بنیاد رکھا لیکن میں تم پر ہنستا ہوں کہ تم تدریجی ارتقائے علوم و فنون کے فلسفہ کو نہیں سمجھتے۔

میں نے یہ واقعات تمہارے سامنے اس لئے پیش کئے ہیں کہ تم سوچو اور اندازہ کرو کہ ابتدائے آفرینش عالم میں ہماری طب کیا چیز تھی۔ اور اب اس نے کہاں تک ترقی کر لی ہے۔ اور آئندہ کیا کچھ ترقی کرنا چاہتی ہے۔ اور جہاں تم نے اس کے ابتدائی زمانے کا تصور کیا ہے وہاں اس کے اس دن کا بھی تخیل کرو جو اس کے انتہائے عروج و کمال کا آخری دن ہوگا جس روز کائنات کے اسرار فاش ہو جائیں گے بزم مجاز درہم برہم ہو جائے گی۔ اور حقیقت کی دلہن بے حجاب ہوگی۔ شمع تمنا بجھیگی، اور حسن صحیح نا بے نقاب ہو جائے گا۔ انسان مرتبہ انسانیت سے بمراحل دور ہو کر ایک اور چیز ہو جائے گا۔ جسے میں لفظوں میں نہیں بتا سکتا۔ پس اس کے بعد ایک متزلزل السموات والارض ساعت آئے گی اور وہ قیامت کی ساعت ہوگی۔

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی

کیمیائے جدید

(۳)

اجزا[۱] فردہ اور ذرات[۲]

وزن[۳] جوہری اور تناسب ترکیب

اجزار فردہ کے مترادفات :۔ اجزار لاتیجزیٰ۔ جوہر فرد (سنسکرت پرمانو) جوہر فرد یا جزو فرد سے مراد اصطلاح کیمیا میں عناصر کا وہ چھوٹے سے چھوٹا حصہ ہے جو بحالت ترکیب پایا جا سکتا۔ یا جو کیمیاوی تغیرات میں حصہ لیتا ہے۔

جواہر فردہ کے متعلق فرض کیا گیا ہے کہ یہ ناقابل تقسیم (تجزی) ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان کو اجزار لاتیجزی کہا جاتا ہے (اجزار لاتیجزی = ناقابل انقسام اجزار) اگرچہ کوئی ایسا یقینی ذریعہ نہیں ہے جس سے مواد کے اجزار فردہ اور صغیر تر ذرات کا اصلی حجم اور حقیقی پیمائش معلوم ہو سکے۔ یہ بھی فرض کیا جاتا ہے کہ کسی ایک عنصر کے تمام جواہر فردہ ایک حجم اور ایک وزن کے ہوتے ہیں۔ لیکن تمام دوسرے عناصر کے جواہر فردہ سے ثقل اور کیمیاوی[۴] خواص میں مختلف ہوتے ہیں۔

کیمیاوی ترکیب میں ہمیشہ ان جواہر فردہ کے متناسب حصص یا متناسب اوزان ہی شامل ہوتے ہیں۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جس طرح دو کے اضعاف چار۔ چھ۔ آٹھ۔ دس اور تین کے اضعاف چھ۔ نو۔ بارہ پندرہ۔ اور چار کے اضعاف آٹھ۔ بارہ۔ سولہ اور بیس ہیں۔ اور جس طرح دو کے اضعاف ہیں دو۔ دو۔ اور تین

۱؎ اجزار فردہ۔ ایٹمس	۳؎ وزن جوہری۔ ایٹامک ویٹ
۲؎ ذرات مالی کیولز	۴؎ کیمیاوی خواص۔ کیمیکل پروپرٹیز

کے اضعاف میں تین تین۔ اور چار کے اضعاف میں چار چار بڑھائے جاتے ہیں اسی طرح عناصر کے جواہر فردہ بھی بحالت ترکیب اپنی اضعاف کی طرح مرکب ہوتے ہیں۔ مثلاً فرض کرو کہ پارے کا ترکیبی وزن دو سو ہے۔ تو جب پارہ کسی سے مرکب ہوگا تو اس کے جواہر فردہ اس میں یا دو سو ہوں گے۔ یا چار سو۔ یا چھ سو۔ یا آٹھ سو۔ ڈیڑھ سو۔ ڈھائی سو۔ یا تین سو ہرگز نہیں ہونگے۔ اسی طرح اگر حمضین[۱] کا وزن ترکیبی مثلاً سولہ ہے تو جب یہ کسی سے مرکب ہوگی تو اس کے سولہ یا بتیس یا اڑتالیس حصے ہونگے دس یا بارہ یا تیس ہرگز نہیں ہونگے۔ کیونکہ یہ اعداد اس کے اضعاف نہیں ہیں، اسی طرح اگر کوئی چیز کسی دوسری چیز کے ساتھ ان کے ترکیبی اوزان کے خلاف ملادی جائے تو ترکیب میں فقط اسی قدر اجزاء شامل ہونگے جو یا اس کے ترکیبی وزن کے ہوں گے یا اس کے اضعاف ہوں گے۔ باقی اجزاء ترکیب میں شامل ہونگے۔

ذرہ سے مراد کسی مادہ کی سب سے چھوٹی مقدار ہے جو مستقل طور پر (آزادی کے ساتھ) اور علیحدہ صورت میں پائی جاسکتی ہو۔ ہر ایک ذرہ کم از کم دو جواہر فردہ سے مرکب ہوتا ہے۔ مثلاً معمولی نمک کے ذرات میں ایک جوہر رمیثیہ[۲] دہات کا۔ اور ایک جوہر ہوا اخضرین[۳] کا ہوتا ہے (غرض کل دو جوہر ہوتے ہیں) عناصر کے ذرات اور ان کے اوزان کا مفصل تذکرہ پھر کسی موقعہ پر آئیگا۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ جواہر فردہ کے مانند کوئی دوسری چیز نہیں ہے کیونکہ ہر شئے (خواہ کتنی ہی چھوٹی ہو) دو یا زیادہ حصوں میں منقسم ہو سکتی ہے۔ جواہر فردہ وہ سب سے چھوٹے اجزاء ہیں جو کسی کیمیاوی مرکب کی ترکیب میں شامل ہو سکتے یا اس سے نکالے جاسکتے ہیں۔ یا کسی کیمیاوی تغیر میں حصہ لیتے ہیں۔ اور یہی مذکورہ

[۱] حمضین۔ آکسیجن

[۲] رمیثیہ۔ سوڈیم

[۳] اخضرین۔ کلورین

بالا وزن[1] جوہری اوزان[2] متناسبہ کو بتاتا ہے جس کے اندر بحالت تغیر و فساد عناصر ایک دوسرے کی جگہ لیتے اور بدلتے رہتے ہیں۔ جس کے لئے مائین[3] کو (جو تمام عناصر سے خفیف تر ہے) عموماً ایک فرض کیا جاتا ہے۔ یعنی مائین کا وزن جوہری ایک سمجھا جاتا ہے۔ اور دوسرے عناصر کے اوزان اسی تناسب سے دو یا چار یا زیادہ سمجھے جاتے ہیں۔

تمام عناصر کیمیاوی میں مائین سب سے ہلکا عنصر ہے۔ اور فلاطینیہ[4] اور سلیبہ بھاری دھاتوں میں سے ہیں۔

معمولی ہوا ربمقابلہ مائین کے تقریباً ساڑھے چودہ گنی (۱۴ر۴۷) وزنی ہے حمضین (جو کہ معمولی ہوا رکا ایک جزو ہے) بمقابلہ مائین کے سولہ گنی وزنی ہے۔ اور شورین[5] (جو کہ معمولی ہوا کا بڑا جزو ہے) بمقابلہ مائین کے چودہ گنی وزنی ہے۔ یہ اوزان باصطلاح کیمیا اوزان جوہریہ یا مناسبات ترکیبیہ کہلاتے ہیں۔

آئندہ ہم ایک جدول میں مشہور عناصر کے نام ان کے کیمیاوی علامات[6] اور ان کے اوزان جوہریہ بتائیں گے۔

ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ جب عناصر باہم ملتے ہیں تو وہ اپنے اوزان جوہریہ کے تناسب سے یا ان کے اضعاف سے ملتے ہیں۔ مزید تفہیم کے لئے ہم ایک دوسری مثال یہاں درج کرتے ہیں۔ یہ معلوم ہے کہ کیمیائے جدید نے پانی کو دو ہواؤں سے مرکب ہونا ثابت کر دیا ہے۔ ایک کا نام مائین دوسرے کا نام حمضین ہے۔ چنانچہ یہ دونوں چیزیں پانی بنانے کے لئے اس تناسب سے ملتی ہیں۔

[1] وزن جوہری۔ اٹومک ویٹ

[2] اوزان متناسبہ۔ رلیٹو ویٹس

[3] مائین۔ ہائیڈروجن

[4] فلاطینیہ۔ پلاٹینم

[5] شورین۔ نائٹروجن

[6] علامات۔ سمبل۔

دو رطل[1] مائین سولہ رطل حمضین سے ملکر اٹھارہ رطل وزنی پانی تیار ہوتا ہے سیسہ کا وزن جوہری تقریباً ۲۰۷ ہے۔ اور یہ جب گندہک کے ساتھ بصورت ترکیب کیمیاوی ملتا ہے۔ (جسکا وزن جوہری ۳۲ ہے) تو ۲۰۷ حصے (بلحاظ وزن) سیسے کے ۳۲ حصے (بلحاظ وزن) گندہک کے ساتھ ملکر رصاص کبریت آمیز[2] نامی ایک کیمیاوی مرکب بناتے ہیں، جس کے اجزار ۲۳۹ ہوتے ہیں۔

اسی طرح معمولی نمک (جسکا اصطلاحی نام ربہیہ اخضر آمیز[3]) بھی ایک کیمیاوی مرکب ہے جس میں ۲۳ حصے بلحاظ وزن ربہیہ دہات کے ½۳۵ حصے بلحاظ وزن اخضرین[4] نامی ہوا کے ہوتے ہیں۔ یا بالفاظ دیگر یہ کہا جاے کہ ان دونوں عناصر کے ایک ایک اجزار فردہ ہوتے ہیں۔ یہ دونوں اجزار ملکر ایک ذرہ بناتے ہیں۔ چنانچہ نمک کا وزن ذرات وہی ہوتا ہے جو ان ہردو اجزاء کے مجموعہ کا ہوتا ہے۔ یعنی ½۵۸۔ جب نمک کی ترکیب کیمیاوی توڑدی جاتی ہے۔ یعنی جب کیمیاوی ذرائع سے اس کے ہردو اصلی اجزا نکالے جاتے ہیں۔ تو ہمیشہ اس کے ½۵۸ اجزار میں سے ۲۳ حصے ربہیہ کے اور ½۳۵ حصے اخضرین کے حاصل ہوتے ہیں۔

کیمیا مقادیر معلومہ سے بحث کرتی ہے۔ اور کوئی کیمیاوی مطالعہ اسوقت تک مکمل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ امتحان سے یہ نہ معلوم ہو جاے کہ کیمیاوی تغیر کی نئی پیداوار کی مقدار ان مواد کے وزن کے برابر ہے۔ جو ابتدائً استعمال کئے گئے ہیں۔ عناصر کی صحیح تعداد اب تک تیقین کے ساتھ معلوم نہیں ہے۔ ۸۰ اسی یا زیادہ عناصر اب تک معلوم ہو چکے ہیں۔ لیکن بہت ممکن ہے کہ اور بھی عناصر موجود ہوں جنکا اب تک پتہ نہ چلا ہو۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ جن چیزوں کو ہم اسوقت عناصر سمجھتے

---

[1] رطل - پاؤنڈ

[2] رصاص کبریت آمیز - سلفائڈ آف لیڈ

[3] ربہیہ اخضر آمیز - سوڈیم کلورائڈ

[4] اخضرین - کلورین۔

ہیں۔ یہ اصل میں عناصر نہ ہوں۔ بلکہ مرکب ہوں

بہت سے عناصر دہات کی قسم سے ہیں (معدنی) اور بعض اس کے برعکس ہیں (غیر معدنی) لیکن غیر معدنی عناصر بکثرت پائے جاتے ہیں۔ جن میں حمضین[1]۔ مائین۔ شورین۔ فحمین[2]۔ اخضرین[3]۔ عفنین[4]۔ اور بنفشین[5] شامل ہیں۔

ذیل کے جدول میں ہمنے معدنی عناصر پر (م) کا نشان دیا ہے۔ اور جن پر (ہ) کا نشان ہے وہ عام طور پر ہوائی صورت میں پائے جاتے ہیں۔ یہ عناصر اور کچھ ان کے مرکبات اس مضمون کے اندر ہم بیان کرینگے۔

مشہور عناصر

عناصر کی فہرست مع انکے نشانات اور اوزان جوہریہ کے مائین کو بطور معیار کے ایک فرض کیا گیا ہے۔

نام	علامت	وزن جوہری یا وزن ترکیبی	نام	علامت	وزن جوہری یا وزن ترکیبی
(ہ) حمضین (آکسیجن)	ح	۱۶	کبریت (گندھک) (سلفر)	ک	۳۲
(ہ) مائین (ہائیڈروجن)	ما	۱	قمریہ (سلینیم)	قم	۷۹٫۵
(ہ) شورین (نائٹروجن)	شو	۱۴	ارضیہ (ٹلوریم)	ض	۲۲۶
فحمین (کاربن)	ف	۱۲	رملیہ (سلیکون)	رم	۲۸
(ہ) اخضرین (کلورین)	خ	۳۵٫۵	تنکاریہ (بورون)	ت	۱۱
عفنین (برومین)	ع	۸۰	نورین (فاسفورس)	ن	۱۱
بنفشین (آیوڈین)	ب	۱۲۷	(م) شخاریہ (پوٹاسیم)	شخ	۳۹٫۱
(ہ) ذوبانین (فلورین)	ذ	۱۹	(م) ربہیہ (سوڈیم)	ر	۲۳
			(م) کتمیہ (سسیم)	کت	۱۳۳

[1] رملیہ۔ سلیکون

[2] فحمین۔ کاربن

[3] اخضرین۔ کلورین

[4] عفنین۔ برومین

[5] بنفشین۔ آیوڈین

نام	علامت	وزن جوہری	نام	علامت	وزن جوہری
(م) یاقوتیہ (روبیڈیم)	یا	۸۵ر۴	(م) صبغیہ (کرومیم)	صں	۵۲ر۲
(م) حجریہ (لیتھیم)	حج	۷	(م) اختریہ (یورینیم)	اخ	۱۲۰
(م) کلسیہ (کلشیم)	کل	۴۰	(م) قصدیر (ٹین)	ق	۱۱۸
(م) احمریہ (اسٹرانشیم)	راح	۸۷ر۵	(م) طیطانیہ (ٹیٹانیم)	طی	۵۰
(م) ثقلیہ (بیریم)	ث	۱۳۷	(م) ظرکونیہ (زرکونیم)	ظر	۸۹ر۶
(م) شبیہ (ایلومنیم)	ش	۲۷ر۴	(م) ثوریہ (تھوریم)	ثو	۲۳۱ر۵
(م) فیروزیہ (بریلیم)	فی	۹ر۳	(م) طنطالیہ (ٹنٹیلم)	طن	۱۸۲
(م) عطریہ (اٹریم)	عط	۹۱ر۶	(م) نیوبیہ (نیوبیم)	نو	۹۴
(م) [illegible] (اربیم)	حر	۱۱۲ر۶	(م) مولبدیہ (مولبڈنم)	مو	۹۶
(م) بجمیہ (سیریم)	ریج	۹۴	(م) زرنیخ (آرسنک)	زر	۷۵
(م) نخفیہ (نتھیم)	مخ	۹۲	(م) کحلیہ (انٹی منی)	کح	۱۲۰
(م) دیدانیہ (ڈائڈیمیم)	د	۹۵	(م) بیمت (بسمتھ)	بس	۲۱۰
(م) مغنیشیہ (مگنیشیم)	مغ	۲۴	(م) وناڈیہ (وناڈیم)	و	۵۱ر۲
(م) جست (زنک)	ج	۶۵ر۴	(م) رصاص (لیڈ)	رص	۲۰۷
(م) قدمیہ (کڈمیم)	قد	۱۱۲	(م) غصنویہ (تھیلیم)	غ	۲۰۴
(م) ہندیہ (انڈیم)	ہن	۱۱۴	(م) مس (کاپر)	م	۶۳ر۵
(م) منغنیس (منگنیز)	من	۵۵	(م) زیبق (مرکری)	ز	۲۰۰
(م) حدید (آئرن)	حد	۵۶	(م) نقرہ (سلور)	نق	۱۰۸
(م) کوبلط (کوبلٹ)	کو	۵۸ر۷	(م) طلا (گولڈ)	ط	۱۹۷
(م) نیکل (نیکل)	نی	۵۸ر۷	(م) فلاطینیہ (پلاٹینم)	فل	۱۹۴ر۸

نام	علامت	وزن جوہری	نام	علامت	وزن جوہری
(م) فلادیہ (پلیڈیم)	فد	۱۰۶٫۷	(م) قوسیہ (ریڈیم)	قو	۱۹۸
(م) رودیہ (روڈیم)	رو	۱۰۲٫۹	(م) بخوریہ (وسمیم)	بخ	۱۹۹٫۲
(م) رتنیہ (رتھنیم)	رت	۱۰۱٫۷	(م) طربیہ (ٹربیم)	ط	نامعلوم

مذکورہ بالا عناصر میں سے دس کے نام ہماری زبان میں پہلے سے موجود ہیں وہ یہ ہیں (۱) کبریت (گندھک) (۲) حدید (لوہا) (۳) قصدیر (۴) جست (۵) زرنیخ (۶) رصاص (۷) مس (۸) زیبق (۹) نقرہ (۱۰) طلاء۔ باقی تمام بالکل جدید ہیں۔

جدید ناموں میں سے مائین۔ شورین۔ فحمین۔ رملیہ۔ تنکاریہ۔ شخاریہ۔ رہیبیہ کلسیہ شبیہ۔ فیروزیہ۔ مغنیشیہ اور کحلیہ کا نام ان کے مشہور مرکبات کی طرف نسبت لگا کر بنایا گیا ہے۔ یہ عناصر ان مرکبات سے تحلیل کے بعد حاصل بھی کئے جاتے ہیں۔ مثلاً مائین پانی (ماء) کا عنصر ہے۔ شورین شورہ میں بکثرت موجود ہے۔ فحمین فحم (کوئلہ) میں۔ رملیہ رمل (ریت) میں تنکاریہ تنکار یعنی سہاگہ میں۔ شخاریہ شخار یعنی سجی میں۔ رہیبیہ دھوبیوں کے ریہ میں۔ کلسیہ کلس یعنی چونہ میں۔ شبیہ شب یعنی پھٹکری میں۔ فیروزیہ فیروزہ میں۔ کحلیہ کحل یعنی سرمہ میں۔ مغنیشیہ مغنیش میں بکثرت موجود ہے۔

دیگر جدید ناموں سے چند بلحاظ خواص کے ہیں اور چند بلحاظ تشبیہ اور چند دیگر زبانوں کے معرب ہیں۔ چنانچہ حمضین۔ ذوبانین۔ صبغیہ۔ احمریہ۔ اخضرین غفلین۔ بنفشین۔ لوزین۔ بخوریہ۔ قمریہ۔ ارضیہ کتمیہ۔ یاقوتیہ۔ حجریہ۔ نجمیہ مخفیہ۔ اختریہ۔ قوسیہ۔ غصنوریہ۔ یہ سب اسم صفت یا تشبیہی ہیں۔ باقی سب معرب ہیں۔

فن جراحت

(۳)

علم الجراثیم

جراثیم کے احوال زندگی اوپر بیان ہو چکا ہے کہ تمام جراثیم قیام حیات کے لئے حیوانی اور نباتی مرکبات سے عنصر شورین[1] اخذ کرتے ہیں یعنی ان کی زندگی اور تغذیہ جسم کے لئے یہ بطور ریڑھ (بطور جزو لاینفک) کے ہے۔ مگر یہ شورین کو بحالت بساطت جذب نہیں کرتے۔ بلکہ عنصر شورین کے مرکبات سے تغذیہ حاصل کرتے ہیں۔

شورین کے علاوہ پانی اور چند نمکیات بھی جراثیم کی زندگی کے لئے ضروری ہیں۔ اور ان سب کے ساتھ مناسب درجہ کی حرارت جراثیم کے نشوونما کے لئے لابدی ہے

حیات جراثیم کے لئے پانی کتنی ضروری چیز ہے۔ اس کا اندازہ اس امر سے ہوگا کہ اگر عملیات جراحیہ کے بعد جراح سہل انگاری اور عجلت کی وجہ سے عمل کردہ حصہ جسم سے پانی اور رطوبت کے اخراج اور نکاس کا انتظام ربڑ کی نلکیوں کے ذریعہ بخوبی نہ کرے۔ اور اگر اجزار بدن کو بخوبی جوڑ کر تمام گڑھے وغیرہ کو بند نہ کردے اور اس کی اس غفلت سے معمول کے بدن میں تھوڑا سا پانی یا رطوبت باقی رہجائے تو اس حالت میں مریض کے جسم میں جراثیم بآسانی ترقی پاتے رہیں گے اور عمل کردہ حصے میں جتنے گڑھے یا خلا میں باقی ہوں گی۔ ان میں دوبارہ پیپ و ریم بنتا رہیگا (اسی وجہ سے ناصور وغیرہ میں بتی رکھکر اخراج رطوبت کا انتظام کرنا ضروری ہے)

---

[1] شورجین } نائٹروجن
شورین

جوف شکم کی اندرونی جھلی صفاق (بارطیون[1]) کے عملیات میں مندرجہ بالا حقیقت بخوبی روشن ہو جاتی ہے۔ بارطیون یا صفاق کی قوت جذب و امتصاص[2] طوبت مسلم ہے۔ اور یہی قوت امتصاص بسا اوقات پردہ صفاق کو ورم والتہاب سے قدرتی طور پر محفوظ و مامون رکھتی ہے۔

عملی طور سے معامل (تجربہ گاہ) میں بارہا مشاہدہ کیا گیا ہے کہ حیوانات کے جوف صفاق میں جراثیم مرضیہ (مرض پیدا کرنے والے جراثیم) کے محلول[3] مواد زرعیہ مقدار کثیر میں داخل کئے گئے ہیں۔ مگر ان سے ان حیوانات میں کوئی مضر اثر نمایاں نہیں ہوا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ سیال مذکور کی مقدار کثیر کو صفاق کی قوت مصاصہ نے فوراً جذب کر لیا۔ اور جوف شکم میں کوئی رقیق آبی رطوبت باقی نہیں رہی۔ جس میں جراثیم نشو و نما پا سکیں۔ مگر چونکہ صفاق کی قوت جذب اس کے زخمی اور کھردرے ہونے کی حالت میں تقریباً زائل ہو جاتی ہے۔ لہذا جب کبھی مندرجہ بالا عمل زخمی صفاق پر کیا جاتا ہے (تو قوت امتصاص کے معدوم ہونے کی وجہ سے) جراثیم کی افزائش و نشو و نما برابر جاری رہتا ہے۔ اور صفاق[4] میں مہلک قسم کا ورم پیدا ہو جاتا ہے۔

قیام حیات کے لئے مختلف جراثیم کے لئے مختلف درجات حرارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ جراثیم جو اکثر امراض انسانی پیدا کرتے ہیں۔ یا جو عموماً جسم انسانی میں موجود رہتے ہیں۔ بالعموم حرارت بدن (۳۷ درجہ کی حرارت یا ۹۸ درجہ کی حرارت مروجہ مقیاس الحرارت سے) میں بخوبی نشو و نما پا سکتے ہیں۔ مگر جراثیم کے بہتیرے انواع مثلاً جراثیم عفنہ جو اکثر خارج از بدن انسان پائے جاتے ہیں (مثلاً

---

[1] صفاق } پری ٹونیم۔
بارطیون }

[2] قوت امتصاص۔ ابزاربٹو پاور

[3] محلول مواد زرعیہ۔ فلوڈ کلچرز

[4] ورم صفاق پیری ٹونائٹس۔

کرویات عفنو دیہ صدیدیہ[7] اور عصا قولونی[1] یا اس سے بھی کم درجہ کی حرارت میں بخوبی زندہ رہتے ہیں اور بڑھتے رہتے ہیں۔ بعض دیگر اقسام جو اس درجے سے کم یا زیادہ حرارت میں قائم رہ سکتے ہیں۔ امراض انسانی میں اہمیت نہیں رکھتے ہیں کمی حرارت یا سردی کے اثر سے (اگر یہ زیادہ عرصہ تک نہ ہو تو) جراثیم بالکل ہلاک تو نہیں ہوتے مگر ان کی افزائش ونشوونما عارضی طور پر مسدود ہو جاتی ہے۔ جراثیم اور ان کے بذر کی ہلاکت زیادتی حرارت سے کیونکر واقع ہوتی ہے۔ اس کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے

روشنی تقریباً تمام اقسام کے لئے مضر ہے خصوصاً عصی دقی[1] (سل کے جراثیم) تو روشنی سے فی الفور ضائع ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ شیشہ کے اندر بھی انعکاس شعاع اسکو ذرا دیر میں ہلاک کر دیتی ہے۔ البتہ پھیلی ہوئی روشنی (جیسی کہ دن میں ہوتی ہے۔) قدرے دیر میں اس پر اثر کرتی ہے۔ یہ مہلک اثر ان جراثیم کی زراعت وفلاحت میں مائین حمض آمیز اعلی[2] (اندرون شیشہ زراعت) بن جانیکی وجہ سے نمودار ہوتا ہے۔

بیشتر جراثیم کو افزائش ونشوونما کے لئے جزو نسیم یعنی حمضین[3] کی ضرورت ہوتی ہے ایسے جراثیم کو جراثیم ہوائیہ[4] کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ مگر چند جراثیم (جو شاذ و نادر اور کمیاب ہیں۔ مثلاً عصائے کزازی[5]) ایسے بھی ہیں۔ جو صرف حمضین کی غیر موجودگی ہی میں بڑھ سکتے ہیں۔ ہاں یہ حمضین کی موجودگی میں زندہ رہ سکتے ہیں۔ اس قسم کے جراثیم کو جراثیم لاہوائیہ[6] کہا جاتا ہے۔ علی ہذا ان جراثیم کو جو ہوا کی موجودگی میں تو نہایت اچھی طرح بڑھتے ہیں اگرچہ ہوا کی غیر موجودگی میں بھی طوعاً وکرہاً زندہ رہ سکتے

[1] عصی دقی۔ بیسی لس ٹیوبرکیولوسس

[2] مائین حمض آمیز اعلی۔ ہیر اکسائڈ آف ہائیڈروجن

[3] حمضین آکسیجن

[4] ہوائیہ۔ ایروبیز

[5] عصی کزازی۔ ٹے ٹنس بیسی لس

[6] لاہوائیہ۔ ان ایروبیز۔

[7] کرویات عفنو دیہ صدیدیہ۔ اسٹے فیلوکوکس پایوجنس۔

ہیں جراثیم غیر ہوائیہ اختیاریہ[1] کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ برخلاف ان کے بعض جراثیم ایسے ہوتے ہیں جو ہوا کی غیر موجودگی میں تو ہشاش بشاش زندگی بسر کرتے ہیں اور نشو و نما پاتے ہیں۔ مگر ہوا اور آکسیجن کی موجودگی میں بدقت زندگی قائم رکھ سکتے ہیں ان کو جراثیم ہوائیہ اختیاریہ[2] کہا جاتا ہے۔

یہاں یہ جاننا ضروری ہے کہ جسم انسان کی عجیب خصوصیت ہے کہ خالص ہوائی اور غیر ہوائی ہر دو قسم کے جراثیم ان میں بڑھ کر نشو و نما پا سکتے ہیں۔ مزید براں یہ کہ حقیقی غیر ہوائی جراثیم کو اگر ہوا کے زیر اثر رکھا جائے۔ اور ساتھ ہی ان کے قرب میں ایسے دیگر جراثیم مہیا کر دیے جائیں۔ جو ہوائی ہیں۔ یا آکسیجن کے لیے کشش انجذابی[3] کی شدید خاصیت رکھتے ہیں تو یہ غیر ہوائی جراثیم ان حالات میں بھی بڑھ کر نشو و نما پا سکتے ہیں۔ اسی طریق سے عصی گرازی دوسرے جراثیم کی موجودگی میں سطحی زخموں میں بھی بخوبی نشو و نما پا سکتے ہیں۔

۱؎ غیر ہوائیہ اختیاریہ۔ فیکلٹیٹو اَن ایرو بیز

۲؎ ہوائیہ اختیاریہ۔ فیکلٹیٹو ایرو بیز

۳؎ کشش انجذابی۔ افی نٹی ٹو ابزارب

اصول مطب

ذات الریہ۔ ورم شش[1]

(از حکیم محمد عبدالواحد صاحب ناظم)

ابتدار مرض میں یہ نسخہ پلائیں۔

عناب ۵ دانہ۔ بہدانہ ۳ ماشہ۔ سپستان ۹ دانہ سب ادویہ کو پاؤ بھر پانی میں جوش دیں اس کے بعد صاف کرکے شربت بنفشہ دو تولہ ملاکر مریض کو صبح وشام گرم پلائیں اور خارجی طور پر کوئی قیروطی مالش کریں۔ جسکا ذکر ذیل میں مفصل موجود ہے۔ گاہے اس نسخہ میں تخم خطمی سفید ۵ ماشہ۔ گاؤزبان پانچ ماشہ اضافہ کرتے ہیں۔

جبکہ بخار نہایت شدید ہو اور بار بار پیاس لگتی ہو۔ تو مذکورہ نسخے میں شیرہ تخم کاہو مقشر تین ماشہ یا شیرہ تخم کدو شیریں ۳ ماشہ یا شیرہ تخم خیارین ۵ ماشہ اضافہ کرسکتے ہیں۔ اگر کھانسی شدید ہو اور بلغم نہ خارج ہوتا ہو (جیسا کہ عام طور پر چوتھے پانچویں روز تک ہوتا ہے) تو لعوق سپستان ایک تولہ کھلا کر اوپر سے مذکورہ بالا نسخہ پلائیں یا یہ نسخہ دیں۔

لعوق سپستان لعوق معتدل ہر ایک ایک تولہ دونوں کو عرق گاؤزبان بارہ تولہ میں جوش دیکر پلائیں۔

جبکہ بار بار خشک کھانسی اٹھتی ہے تو اس حالت میں گرم پانی کے بخارات سونگھنا بھی مفید ہے۔ اگر بخار و کھانسی کے ہمراہ قبض بھی ہو تو لعوق سپستان خیارشنبری ۲ تولہ تھوڑا تھوڑا چٹائیں۔ لیکن اگر قبض شدید ہو اور اس سے کاربرآری نہ ہو تو بغرض تلیین و تسکین حرارت یہ نسخہ پلائیں۔

---

[1] ذات الریہ۔ ورم شش = نمونیا۔

لیکن پہلے یہ دیکھ لیں کہ مریض اس کو (اسہال کو) برداشت بھی کر سکے گا یا نہیں۔

عناب ۵ دانہ۔ سپستان ۹ دانہ۔ تخم خطمی ۵ ماشہ گل بنفشہ ۷ ماشہ سب کو آدہ سیر پانی میں جوش دیں۔ اور چھانکر اس میں مغز املتاس اور ترنجبین ہر ایک چار تولہ حل کرکے دوبارہ چھان لیں اور اس میں شیرہ مغز بادام شیریں پانچ عدد اضافہ کرکے مریض کو پلائیں۔

اگر بجائے مذکورہ نسخہ کے بذریعہ حقنہ دست لائیں تو بہتر ہے۔ ابتدار مرض سے ۵-۶ روز کے بعد جبکہ گرمی اور خشکی کی شدت رفع ہوجائے۔ یعنی بخار اور پیاس کم ہو جائے تو یہ نسخہ پلائیں۔

گل بنفشہ ۷ ماشہ۔ مویز منقی ۹ دانہ سپستان ۱۱ دانہ۔ انجیر زرد ۳ عدد تخم خطمی تخم خبازی۔ پرسیاوشاں ہر ایک پانچ ماشہ ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوش دیکر مل چھانکر خمیرہ بنفشہ چار تولہ ملا کر پلائیں۔

سات روز کے بعد خاکسی سات ماشہ چھڑک کر پلائیں۔ بلغم غلیظ ہونے کی حالت میں یہ نسخہ مفید رہتا ہے۔ گل بنفشہ سات ماشہ۔ اصل السوس مقشر پانچ ماشہ پرسیاوشاں ۵ ماشہ۔ تخم خطمی تخم خبازی ہر ایک ۷ ماشہ۔ ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوش دیکر خمیرہ بنفشہ چار تولہ ملا کر پلائیں۔

اگر ذات الریہ کا مادہ تحلیل نہ ہو بلکہ وہ پختہ ہونے لگے۔ تو اس امر کی کوشش کرنی چاہیے کہ ریم پڑنے سے پہلے بذریعہ بلغم اُس کا اخراج ہو جائے۔ کیونکہ اس کے بعد پھیپھڑوں کے گل کر خراب ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اس غرض کے لیے یہ نسخہ پلائیں۔

عناب ۵ دانہ۔ انجیر زرد تین دانہ۔ سبوس گندم چھ ماشہ۔ جو مقشر پرسیاوشاں ہر ایک چار ماشہ گل بنفشہ چھ ماشہ سب کو جوش دیکر مصری دو تولہ ملا کر پلائیں۔

جبکہ مرض کو چودہ روز گذر جائیں اور مادہ کا تنقیہ بذریعہ بلغم نہ ہو اور ریم پڑجائے تو اس صورت میں ماء الشعیر اور ماء العسل پلائیں اور نفث المدّہ کا علاج کریں۔

ماء العسل۔ شہد کو پانی میں جوش دیکر پلائیں۔

اگر مادہ متورمہ تحلیل نہ ہو بلکہ ہوائی خانوں میں جمع ہو کر پھیپھڑے کی ساخت کو سخت بنا دے تو اس صورت میں یہ نسخہ مفید رہتا ہے۔

گل بنفشہ ۲ ماشہ۔ مویز منقی نو دانہ۔ انجیر زرد تین عدد۔ اصل السوس مقشر زوفا ہر ایک چھ ماشہ۔ ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوش دیکر شربت زوفا چار تولہ ملا کر پلائیں۔ لعوق کتان یا لعوق سپستان خیار شنبری چٹائیں اور سینہ پر قیروطی کی مالش کریں۔ اگر خود بخود اسہال جاری ہو جائیں تو یہ خراب علامت سمجھی جاتی ہے۔ اس کے لئے ماء الشعیر بریاں میں شربت حب الآس چار تولہ ملا کر پلائیں اور دیگر حابسات استعمال کریں۔ جو کہ اعضاء صدر کے لئے مضر نہ ہوں۔

جبکہ شدت بخار کی حالت میں مریض کو ہذیان ہو جائے تو اس صورت میں مریض کے سر کے بال کترواڈالیں۔ کپڑے کی ایک گدی بنا کر اس کو سرد پانی میں بھگو بھگو کر سر پر رکھیں۔ یا روغن گل ۲ تولہ سرکہ خالص دو تولہ۔ گلاب پانچ تولہ تینوں کو باہم ملا کر کپڑے کی گدی اس میں بھگو کر بار بار سر پر رکھتے رہیں۔ اور اگر قبض ہو تو جو ملین نسخہ اوپر لکھا گیا ہے اس سے تلیین کرائیں ورنہ حقنہ سے دست لائیں اور پاشویہ کرائیں۔

خارجی تدابیر: خارجی طور پر سینے میں ایک طرف (جہاں درد ہے) یا دونوں طرف کوئی قیروطی لگائیں اور گرم گرم مالش کریں جن میں سے کئی نسخے ذیل میں درج ہیں۔ اس سے مقصود تحلیل ورم اور رفع درد ہے۔ اس کی مالش کے بعد روئی گرم کر کے باندھیں۔

نسخہ قیروطی آردکرسنہ۔ آردکرسنہ آردحلبہ ہر ایک پانچ تولہ کلونجی اصل السوس ہر ایک دو تولہ۔ عاقرقرحا ڈیڑھ تولہ۔ موم پانچ تولہ۔ روغن چنبیلی ۲۰ تولہ موم کو روغن چنبیلی میں پگھلائیں اور باقی ادویہ باریک پیسکر ملائیں۔ اس میں سے بقدر ضرورت لیکر نیم گرم مالش کریں اور اوپر سے پرانی روئی نیمگرم کرکے باندھ دیں۔

یا یہ قیروطی بناکر مالش کرائیں رفع درد اور تحلیل ورم کے لئے نہایت مفید ہے۔

موم سفید چھ ماشہ کو روغن گل دو تولہ میں پگھلائیں پھر اس میں تخم خطمی تخم کتان گل خطمی پوست خشخاش ہر ایک تین ماشہ باریک پیسکر ملائیں۔ اور بقدر ضرورت لیکر سینہ پر مالش کریں اور روئی گرم کرکے باندھ دیں۔

پوست خشخاش کے جوشاندہ میں کپڑے کی گدی بھگو کر اس سے تکمید کریں۔ رفع درد کے لئے نہایت مفید ہے

گاہے قیروطی ایک تولہ میں لوبان ایک ماشہ زعفران ایک ماشہ ایلوا ایک ماشہ ملاکر مالش کرتے ہیں۔

مالش کے لئے یہ نسخہ بھی مفید رہتا ہے۔

صابون تین ماشہ باریک تراش کر اس میں نوشادر ایک ماشہ حل کرکے بقدر حاجت پانی میں گھولیں اس کے بعد روغن تارپین ایک تولہ کافور ایک ماشہ ملاکر مقام درد پر نیمگرم مالش کریں اور روئی نیمگرم کرکے باندھ دیں۔

مسئلہ فصد۔ اکثر حالتوں میں فصد بھی اس مرض میں نہایت مفید پڑتا ہے جس پر عمل کرنے کے لئے ذیل کی ہدایات پر کاربند ہوں۔

اگر مریض طاقتور ہے اور اس کے جسم میں خون کی مقدار کافی ہے تو ابتداً مرض میں فصد باسلیق کھلوائیں لیکن جس طرف کا پھیپھڑہ متورم ہو اس کے مخالف جانب کی فصد لیں، یعنی اگر دایاں پھیپھڑہ متورم ہو تو بائیں باسلیق کی اور

اگر بایاں پھیپھڑہ متورم ہو تو دائیں باسلیق کی فصد کھلوانی چاہیے۔ اور اس صورت میں جبکہ دونوں طرف کے پھیپھڑے متورم ہوں تو کسی ایک جانب کی فصد کھول سکتے ہیں۔ لیکن اس اصول کو صرف ابتداء مرض سے تین روز تک مدنظر رکھیں ورنہ تین روز کے بعد جس طرف کا پھیپھڑہ متورم ہو اسی جانب کی فصد باسلیق کھلوائیں فصد میں اس قدر خون نکلوائیں کہ سیاہ اور غلیظ خون نکلجانے کے بعد سرخ اور رقیق خون نکلنے لگے۔ لیکن جبکہ مریض کے زیادہ کمزور ہونے کا اندیشہ ہو تو کم ازکم تقریباً چھ تولہ خون نکالنے پر کفایت کریں (فصد کا رواج پنجاب اور صوبہ سرحدی میں زیادہ ہے اور اس سے فوراً فائدہ ظاہر ہوتا ہے۔ مگر ہمارے ملک میں اسکا زیادہ رواج نہیں ہے) اور جبکہ مریض میں فصد کی قوت نہ ہو تو دونوں شانوں کے درمیان سنگھیاں کھچوائیں

مریض کی رہائش۔ گرم۔ ہوادار اور روشن کمرے میں ہونی چاہیے۔ اور اس کو اٹھنے بیٹھنے کی اجازت نہ دیں اور بلاضرورت بار بار بولنے سے بند کردیں۔ مکان گودھوئیں اور گرد وغبار سے محفوظ رکھیں اور ایسی احتیاط کریں کہ مریض کو سرد ہوا کے جھونکے نہ لگیں۔ اگر سردی کا غلبہ ہو تو انگیٹھی جلا سکتے ہیں۔ لیکن دروازے اور کھڑکیوں کو ضرور کھلا رکھنا چاہیئے۔

غذا۔ کھچڑی مونگ اور ماء الشعیر کھلائیں۔ کھچڑی میں چاول پرانے اور اعلیٰ درجہ کے نفیس ہونے چاہئیں ورنہ ماء الشعیر پر کفایت کریں۔ یا آش جو میں اصل السوس مقشر پانچ ماشہ سپستاں ۹ دانہ جوش دیکر شربت بنفشہ بقدر شیرینی اور روغن بادام چھ ماشہ ملاکر پلائیں۔ یا چوزہ مرغ یا بکری کے گوشت کا شوربہ پلائیں اسہال عارض ہونے کی صورت میں ماء الشعیر بریاں شربت حب الآس کے ہمراہ دیں۔ علاوہ ازیں شیرہ مغز بادام شیریں سات عدد اور شیرہ مغز کدو شیریں ۴ ماشہ

میں ساگودانہ دو تولہ پکا کر مصری سے میٹھا کر کے دے سکتے ہیں۔ تخفیف مرض کے بعد یخنی یا شوربا چپاتی یا مونگ کی دال چپاتی دے سکتے ہیں۔

پانی۔ تازہ پانی یا جوش دیا ہوا پانی پلائیں۔ جو کہ زیادہ سرد یا گرم نہ ہو۔ اور یہ بھی بہت تھوڑا تھوڑا پلائیں ورنہ پانی کے بجائے عرق مکو اور عرق گاؤزبان پلانا بہتر ہے۔

پرہیز۔ زیادہ سرد پانی پینے سے قطعی پرہیز رکھیں۔ دھوئیں اور دھوپ سے بھی بچنا چاہئے۔ تباکو پینے اور کھانے سے قطعی اجتناب کریں۔ علاوہ ازیں بھنگ۔ چرس۔ افیون وغیرہ منشیات سے بھی بچنا چاہئے۔ لہسن۔ پیاز۔ مچھلی تیل بھنڈی۔ اروی۔ دال ماش وغیرہ گرم خشک اور ثقیل نفاخ اشیا سے پرہیز رکھیں۔

غلط فہمی:۔ عام طور پر اکثر نادان اطبا ذات الریہ کو ذات الجنب کہدیا کرتے ہیں اور نمونیا کا ترجمہ بھی "ذات الجنب" کرتے ہیں حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ موسم سرما میں زیادہ تر ذات الریہ ہوا کرتا ہے مگر اسے اطبا ذات الجنب کہا کرتے ہیں۔

ڈبہ اطفال۔ کیا ہے؟ حقیقت میں بچوں کا ذات الریہ ہے۔ اس نئے ہندی لفظ سے متوحش نہ ہونا چاہئے۔ اور علاج میں گھبرانے کی چنداں ضرورت نہیں ہے ذات الریہ کے اصول علاج پر استقلال سے کاربند رہنا چاہئے۔ اسی کو "پسلی چلنا" بھی کہتے ہیں کیونکہ ذات الریہ میں تنفس کی خرابی سے پسلی کی حرکت بے قاعدہ سی ہو جاتی ہے۔

المسیح کے معاونین اور خریداران وی پی کے تکلیف دہ رسم کو بند کر دیں۔ اور چندہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کر کے خود بھی کفایت شعاری برتیں۔ اور دفتر کو بھی بار سے بچائیں (۲) مراسلات میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ "ناظم"

قدحِ کبریتی

(۱)

گندھک کے پیالے میں پانی پینے کے اثرات کے دلچسپ مباحثہ کے متعلق خیالات ظاہر کرنے کے لئے ناظرین کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان فوائد و اثرات کا تجربہ ہوا ہے تو ضرور روشنی ڈالنا چاہئے۔ حضرت شادانیٔ صاحب کا نظریہ ایک حقیقت اور علمی اصول پر مبنی ہے جس سے انکار ممکن نہیں جب یہ محقق اور مسلم ہے کہ گندھک پانی میں قطعی حل نہیں ہوتی تو کس طور پر اُس کا خفیف اثر بھی پانی میں آنا متیقن ہو سکتا ہے۔ ذاتی تجربہ جو حضرت کوثر نے بیان فرمایا ہے اس میں بھی "تقریباً" کا لفظ موجود ہے کہ قبض کی دائمی شکایت والے تقریباً صحتیاب ہو گئے۔ گویا خود صاحب تجربہ کو بھی اس کے اثر کا کامل اطمینان نہیں ہے۔ پس اس قسم کے ناقص مشاہدہ پر "یقیناً" کا اطلاق موزوں نہیں ہے۔ معترض صاحب نے کوئی قطعی دلیل پیش نہیں کی یا اس عمل کی کوئی تشفی بخش وضاحت نہیں فرمائی۔ جس سے تسلیم کیا جائے کہ گندھک کے پیالے میں پانی پینا خاص اثر رکھتا ہے۔ اور پانی میں گندھک کے ٹکڑے ڈال دینا یقیناً پانی کو اپنے اثر سے متاثر کر لیتا ہے اگر یہ پانی بالخاصہ کچھ اثر رکھتا بھی ہو۔ تو بھی حضرت شادانی صاحب کے نظریہ کی تردید لازم نہیں آتی۔ کیونکہ کسی شے کا طبعی خاصیت سے کسی نامعلوم طریقہ سے کوئی اثر ظاہر کرنا خارج از بحث امر ہے۔ وہ کسی مسلمہ اصول و صداقت کو غلط قرار نہیں دے سکتا ظروف فضہ و طلا میں اکل و شرب اور طلائی سلائی کی مثالیں بھی ایسا ہی دلیل کی محتاج ہیں۔ جیسا۔ کبریتی پیالہ۔ یہ ماننا کہ کسی شے کے اثرات سے محض اس

بنا پر انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ان کے موثر ہونے کی وجہ اور طرز عمل معلوم نہیں۔ مگر تکرار عمل و کثرت تجربہ سے تاثیر مابہ البحث کو پایہ یقین تک پہنچا لینا نہایت ضروری ہو ورنہ وہ ایک اتفاقیہ امر قرار پائیگا۔ اور اس کی تہ میں کوئی دوسرے امور عامل ہونگے جن کی طرف ذہن منتقل نہیں ہوا جس نظریہ کی صداقت کسی اصول علمی و عملی کی رو سے ثابت نہ ہو۔ اس کی وقعت محض ایک وہم و تخیل سے زائد نہیں ہو سکتی۔

گندھک کی اس خاصیت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ وہ دائمی قبض کے رفع کرنے کی ایک اعلیٰ درجہ کی معتبر دوا ہے اور حکمی اثر رکھتی ہے۔ بشرطیکہ کسی صورت سے اسکی رسائی امعاء تک ہو سکے۔ مگر اس بنا پر یہ قیاس کر لینا کہ اس کے ظرف میں محض پانی پینا بھی وہی اثر رکھتا ہے۔ ہرگز تسلیم کے قابل نہیں۔ جب کہ پانی میں گندھک کا قطعی حل نہ ہونا مسلم ہے۔ اور پانی کے اثرات بدل جانے کے متعلق کوئی تسلی بخش وضاحت نہیں کی گئی۔ میں نے بھی گندھک کے مختلف تجربے کئے ہیں۔ اس کے مختلف اثرات دیکھے ہیں۔ گندھک کو سفیدی مائل کیا ہے۔ گلابی بنایا ہے۔ موم بنایا ہے۔ روغنوں کے ساتھ ملا کر سیال کی صورت میں قائم کیا ہے۔ اس کی بو کو دور کیا ہے۔ گلاس۔ پیالے بنائے ہیں۔ ان میں دودھ پینے کے فوائد کا تذکرہ تو بے سود ہی ہے۔ شاید کسی کو بھی اس سے انکار نہ ہوگا۔ مگر پانی کے فوائد اور اثرات کے متعلق میں حضرت کو ثر سے اتفاق نہیں کر سکتا۔

(حکیم محمد ظفر الدین ناصر طبیب بسمت نگر)

---

(۲)

قدح کبریتی اور میرے خیالات

طب قدیم کی رو سے یہ امر مسلم ہے کہ گندھک قبض کشا ہے۔ اب اگر یہ سوال کیا جائے

کہ یہ امر کیونکر ہوتا ہے۔ تو ایک عالم جراثیم اس طرح جواب دے گا کہ "گندھک اُن جراثیم کو جو کہ قبض کا باعث ہوتے ہیں ہلاک کر دیتی ہے" اب اگر پانی گندھک کے پیالہ میں ڈالکر پیا جائے یا پانی میں گندھک کے ٹکڑے ڈالکر پیا جائے تو اس پانی کے تمام ایسے جراثیم فوت ہو جائیں گے۔ اگر اسی طرح کچھ عرصہ تک کیا جائے تو چونکہ ہر بار پانی ایسے جراثیم سے مبرا ہو جائیگا۔ اس لئے قبض دائمی کی شکایت رفع ہو جائے گی۔ دوسرے یہ بھی طب جدید نے روشن کر دیا ہے کہ ہوا مرطوب ہے۔ اور جو چیز بھی مثل سونا چاندی۔ لوہا۔ تانبہ۔ گندھک وغیرہ اس میں رکھی جاوے وہ ہوا مرطوب کے اثر سے آکسائڈ (حمض آمیز۔ المسیح) ہوتی رہتی ہے۔ اب اگرچہ گندھک خود پانی میں حل نہیں ہوتی۔ تاہم اسکا آکسائڈ ضرور تھوڑا بہت اُس پانی میں چلا جاتا ہے۔ اور اپنا اثر دکھا سکتا ہے۔ حکیم صاحب رام مدان۔

المسیح یہ آپ کو کس طرح ثابت ہوا ہے کہ قبض جراثیم سے پیدا ہوتا ہے اگر آپ کتاب کا حوالہ دیتے تو مناسب تھا۔

(۲) یہ کس شخص کا قول ہے کہ گندھک مرطوب ہوا سے متاثر ہو کر حمض آمیز (آکسائڈ) بناتی ہے اور اس کا حمض آمیز پانی میں حل ہو جاتا ہے اس کا حوالہ بھی کیمیائی جدید کی کسی کتاب سے ملنا چاہئے تھا۔

(۳) ہر چیز اپنی مقدار خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہے۔ خواہ قتل جراثیم ہو یا کوئی اور فعل۔ اب یہ تحقیق سے معلوم ہونا چاہئے کہ اتنے عرصہ میں گندھک اس قدر پانی میں حل ہو جاتی ہے۔ اگر اس کی تعیین نہیں کی گئی تو یہ بھی یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ اس سے فلاں تاثیر صادر ہوتی ہے۔ بفرض محال اگر یہ مان بھی لیا جاؤ کہ ایک گلاس پانی میں ایک تغار گندھک کی ڈلی ایک گھنٹہ کے عرصہ میں خشخاش کے ہزارویں حصے کے برابر حمض آمیز ہو کر حل ہوتی ہو تو کیا یہ مان لیا جائیگا کہ یہ کسی طرح قتل جراثیم یا قبض کشائی کا کام انجام دے سکے گی۔

عمل اختقان

(۸)

اختقان عضلی

(از جانب جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب ل۔م۔س مامور طبی ریاست بڑوانی)

(۱) مرکبات کاکوڈائی لک الیسڈ (حامض کاکودیلی کے مرکبات)

(الف) سوڈیم کاکوڈی لیٹ (ریہیہ کاکودیل آگین) یہ سوڈیم (ریہیہ) اور کاکوڈائی لک الیسڈ (حامض کاکودیلی) کا مرکب ہے۔ جس میں سنکھیا کی بڑی مقدار ملی ہوتی ہے۔ اس دوا میں یہ خوبی ہے کہ اس کے ذریعہ سنکھیا بلا اندیشہ ضرر بہت بڑی مقدار میں دیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ سنکھیا اس میں ایسا مخلوط ہے۔ کہ وہ جسم انسان میں اس سے علیحدہ ہوکر اور اعضا میں جذب ہوکر سمی تاثیر نہیں پیدا کر سکتا۔ فرانسیسی ڈاکٹروں نے حال ہی میں اس دوا کے تجربات کرکے اسکو مرض فقر الدم (انیمیا) سل۔ ضعف اعصاب، ذیابطیس شکری وغیرہ میں مفید بتلایا ہے۔

مقدار خوراک ۱/۴ قمحہ (گرین) ۱/۲ قمحہ تک (گرین قمحہ یعنی ۱/۲ رتی) بعض لوگوں کی رائے ہے کہ آب مقطر میں حل کرکے جلدی پچکاری کرسکتے ہیں (لیکن راقم الحروف اس کی جلدی پچکاری کا مخالف ہے۔ البتہ عضلی پچکاری جو اس قدر لذاع وہیج (اری ٹینٹ) نہوگی دینا بہتر ہوگا۔)

اس دوا کے تیار شدہ سیال (ساختہ پارک ڈے دس کمپنی) کی نلکیاں (ٹیوبز) دوا فروشوں سے دو قسم کی مل سکتی ہیں۔ انکا استعمال خالی از خطرہ ہے۔ انمیں سے ایک یہ ہے۔

سوڈیم کاکوڈلیٹ سولیوشن :- (۵۰ر گرام فی صدی طاقت کا سیال)

سوڈیم کاکوڈی لیٹ - ۲ گرین (۲ رتی)

آب مقطر - ۱۷ بوند

مقدار پچکاری ۵ سے ۱۷ بوند تک عضلی پچکاری سے دینا بہتر ہے۔

خواص واستعمال - معدل - مقوی - دافع بخار وغیرہ -

مندرجہ بالا محلول میں سوڈیم کاکوڈی لیٹ کی مقدار بہت کم ہے۔ جو بطور مقوی استعمال کیجاتی ہے۔ ذیل میں سوڈیم کاکوڈلیٹ کا زیادہ طاقت کا محلول (ساختہ پارک ڈے وس کمپنی) درج ہے جس میں مقدار زیادہ ہے۔ یہ خاصکر علاج آتشک کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔

سوڈیم کاکوڈی لیٹ سولیوشن (۲ر گرام فی صدی کا سیال) (ساختہ پارک ڈے وس کمپنی)

سوڈیم کاکوڈی لیٹ - (ریہیہ کاکوڈیل آگین - ۳ گرین (۳ قمحہ)

آب مقطر گرم شدہ - - - ۱۷ بوند

دستور العمل مرض آتشک کے علاج میں دستور العمل حسب ذیل ہونا چاہئے علامات مرض (زخم آتشک درجہ اول) ظاہر ہوتے ہی دوا مذکور کی دو قمحہ یا ایک رتی کی مقدار آب مقطر میں حل کر کے عضلی پچکاری دیں۔ پہلی پچکاری کے ایک ہفتہ بعد دوسری پچکاریاں اسی مقدار کی دیتے رہیں۔ اب اگر سنکھیا کی سمیت کی علامات مریض میں ظاہر نہ ہوں تو اس کی مقدار دو قمحہ سے بتدریج بڑھا کر پانچ قمحہ فی پچکاری تک پہنچا دیں۔ یہ دوا کم مقدار میں اپنا نمایاں اور مخصوص اثر نہیں ظاہر کرتی۔ اس لئے حتی الامکان بہ تدریج بڑھا کر زیادہ مقدار دینا مناسب ہے۔ بعض طبیب مندرجہ بالا مقدار بجائے

۱؎ محلول ریہیہ کاکوڈیل آگین۔ ۲؎ ریہیہ کاکوڈیل آگین۔ ۳؎ محلول ریہیہ کاکوڈیل آگین۔

ایک ہفتہ کے دو دو تین تین دن کے بعد ہی دیتے ہیں۔ اور بعض حکما اس سے بھی زیادہ
مقدار سے شروع کرتے ہیں۔ مگر پچکاری ایک ہفتہ کے وقفہ سے دیتے ہیں۔ حقیقت امر
یہ ہے کہ ہر مریض کے مخصوص مزاج، اس کی حالت اور درجہ قبول دوا کے مطابق اسکی
مقدار خوراک ہونی چاہئے۔ ایک محقق کا قول ہے کہ اس کے بہترین فوائد اس کی وریدی
پچکاری کے ذریعہ استعمال کرنے سے حاصل ہوتے ہیں اور اس کی مقدار بڑھا کر بتدریج
۱۲ قمحہ فی پچکاری لا سکتے ہیں۔ جب ۱۲ قمحہ کی مقدار پہونچ جائے تو پورے ایک ماہ کا وقفہ
دینا چاہئے۔ پھر ایک ماہ بعد وہی عمل بتدریج کرکے ۱۲ قمحہ کی مقدار تک پہونچ جانا چاہئے
اسکی پچکاری کے علاوہ دوسرا علاج جو ساتھ ساتھ جاری رہے وہ یہ ہونا چاہئے کہ
مرکبات پارہ (جو آتشک کے لئے اکسیر ہیں) بھی دئے جائیں۔

(ب) آئرن کا کوڈی لیٹ (حدید کا کوڈیل آگین)۔ اسکا بیان المسیح ماہ نومبر ۲۲ء
میں درج ہو چکا ہے۔

(ج) اسٹرک نین کا کوڈی لیٹ (اذاراقین کا کوڈیل آگین) اس کا
بیان المسیح ماہ نومبر ۲۲ء میں درج ہو چکا ہے۔

(۱) ایٹاکزل اور اس سے مشابہ مرکبات۔

اس سے پہلے ان مرکبات سم الفار کی فہرست دی گئی ہے۔ ایٹاکزل، ہسٹوامین، آرسی اے سی ٹن، گرسوقان یہ سب
مرکبات جو خواص و ماہیت میں ایک دوسرے سے مشابہ ہیں حامض زرنیخائی (ارسی
نیک ایسڈ) سے بنتے ہیں۔ لہذا یہ خماسی (پینٹا ولنٹ) ہوتے ہیں اور سنکھیا کے
دیگر ثلاثی (ٹرائی ولنٹ) مرکبات سے (جنکا بیان آگے آئیگا) کم مفید ہیں مگر جسم انسانی
کے لئے شدت سمیت میں زیادہ ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ انکا غیر محتاط اور متواتر استعمال
عصبہ مجوفہ (آپٹک نرو) کے ہزال وضعف کا باعث ہوتا اور بصارت کو سخت نقصان پہنچاتا
یا قطعی ضائع کردیتا ہے۔ لہذا اس کے استعمال میں سخت احتیاط برتنی چاہئے۔

یہ خماسی مرکبات، سنکھیا کے جدید اور نوساختہ ثلاثی مرکبات (سالورسن۔ نیوسالورسن وغیرہ) سے بچند وجوہ کمتر درجے کے ہیں۔

(ا) یہ خماسی ہیں۔ اس لئے نظام جسم میں داخل ہو کر اور فعل وانفعال کے بعد تحلیل پا کر ثلاثی مرکبات بن جاتے ہیں۔ اس کے بعد یہ قابل انجذاب ہوتے ہیں۔ اور یہ ایک خطرناک طوالت ہے۔

برخلاف اس کے سنکھیا کے مرکبات ثلاثیہ پہلے ہی سے اپنے اندر کیفیت انجذابی رکھتے ہیں۔ اور جسم میں داخل ہوتے ہی جذب ہونے کے قابل ہوتے ہیں۔

(ب) یہ مرکبات خماسیہ جسمانی ساختوں پر شدید خراش وسمیت کا اثر رکھتے ہیں۔ جو ثلاثی مرکبات سے نہیں پیدا ہونے پاتا) اور بالخصوص ان کے استعمال سے بصارت کے نقصان کا اندیشہ رہتا ہے۔ باایں ہمہ یہ خماسی مرکبات بہت مشہور ہیں اور بعض مریضوں میں مناسب استعمال کے ساتھ نہایت مفید اثر پیدا کرتے ہیں اور مرض کا قلع قمع بخوبی کر دیتے ہیں۔ خاصکر سلیپنگ سک نیس (مرض النوم) میں یہ مرکبات بہت مفید ثابت ہوئے ہیں۔

(باقی)

تپ موسمی (ملیریا) کے اصلی اسباب

(از مولوی اختر حسین صاحب بی ایس، سی، متعلم جماعت، ایم۔ ایس، سی، پٹنہ کالج، پٹنہ)

مرض انف العنزہ (انفلوئنزہ) پر جس کی وجہ سے یورپ کے چند گنجان شہروں میں ہزاروں اموات واقع ہوئی ہیں۔ تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر جے، پی، چیمپین۔ ایم ڈی۔ فرماتے ہیں۔ کہ

اگر یہ مرض پانچسو برس قبل نمودار ہوتا تو ہمارے آباؤ اجداد یہی کہتے کہ مریض کے اوپر کوئی جن یا بھوت سوار ہے۔ یا یہ کہ اس شہر میں کسی بلا کا ظہور ہوا ہے۔ ایک صدی قبل اس مرض کی وجہ "خون کی زیادتی" و نصف صدی قبل "بدن کی سمیت" بتلائی جاتی۔ لیکن موجودہ زمانہ میں جبکہ جراثیم کی وقت دباریکی ہر چیز میں دخل دے رہی ہے۔ اسی غریب کے اوپر سارے الزام عائد کئے جاتے ہیں اور علاج کے بڑے بڑے توپخانوں کا رخ ان کی طرف کردیا جاتا ہے۔ بیشک یہ سچ ہے کہ ظاہر میں ان غریب جراثیم کے بدنام کنندوں نے اس مرض کے اسباب دریافت کرنے میں عمدہ ترین علمی تدابیر عمل میں لائی ہیں لیکن کیا ان کے ماحصل و نتائج ہمارے آباؤ اجداد کے قیاسوں سے ذرہ بھر بھی بہتر ثابت ہوئے ہیں؟"

بجنسہ یہی حالت تپ موسمی (ملیریا) کے ساتھ ہو رہی ہے۔ طبیبوں کے لئے یہ کیا ہی معقول لفظ ہے۔ جوں ہی مریض اپنے حالات بیان کرتا ہے کہ طبیب بیدبہر فرمادیتے ہیں" اوہ! تمہیں ملیریا ہے" مریض کو بالکل تشفی ہوجاتی ہے لیکن نہ تو مریض کو

اور نہ طبیب کو اس کا علم ہے کہ تپ موسمی (ملیریا) کیا چیز ہے۔

اس سوال پر کہ تپ موسمی (ملیریا) کے کیا اسباب ہیں؟ ایک زمانہ دراز سے مباحثہ ہوتا چلا آرہا ہے۔ کوئی لکھتا ہے کہ "یہ خراب ہوا کیوجہ سے پیدا ہوتا ہے،" جیسا کہ اس کے نام ہی سے ظاہر ہوتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ "یہ گندہ متعفن بخارات کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جو دلدلی زمینوں اور غیر متحرک پانی کے خزانوں (جوہڑوں وتالابوں) سے نکلتے رہتے ہیں"۔ کوئی غریب جراثیم کو اس کا مجرم قرار دیتا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ ایک خاص قسم کے مچھروں کو ناپید کرنے کی غرض سے کلدار بندوقیں (مشین گن) ایجاد ہو رہی ہیں حتی کہ علمی وطبی تحقیقات کے اس پرترزمانہ میں حکومت عوام الناس کے بے شمار روپوں کو ان معصوم مچھروں کی گرفتاری میں بیدریغ خرچ کر رہی ہے۔ لیکن خدا ہی جانتا ہے کہ اس سے کتنے فوائد حاصل ہوئے ہیں! عوام کی بہبودی کے واسطے (سب سے عمدہ طریقہ) یہ تھا کہ ان کے حفظ صحت میں نیک مقصد کے لیے خرچ کیا جاتا۔ لیکن اس قدر روپوں کو اس غلط رہ میں ضائع ہونے سے کون بچا سکتا ہے اور اس کے لیے کون شخص کھڑا ہو سکتا ہے؟ ہر شخص نے اس امر کا خیال کیا ہوگا کہ جب موسم گرما کے شروع ہو جانے سے ہوا مرطوب ہو جاتی ہے۔ تو ملیریا بھی نمودار ہوتا ہے۔ اور سرد موسم کے شروع ہوتے ہی غائب ہو جاتا ہے اور یہ کہ اس کا دورہ جاڑے (لرزہ) سے شروع ہوتا ہے اس کے بعد بخار آتا ہے اور پسینہ آجانے کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔

ملیریا کا اصلی سبب یہ ہے۔ گرم موسم میں آفتاب کی تمازت سے پانی بخارات بنکر اڑتے رہتے ہیں۔ جو ہوا میں ایک محلول کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ خواہ وہ پانی کسی صاف شفاف چشمہ کا یا کسی گندے۔گدلے آلائش آمیز خزانہ کا ہو۔ گرم موسم میں کرہ بادی ایک خاص کیفیت کی وجہ سے یہ بخارات ہمارے دائرہ تنفس ہی کے اندر مخفی

پڑے رہتے ہیں یہانتک کہ ہوا میں پانی کا جزو کافی سے بھی زیادہ موجود ہو جاتا ہے
چنانچہ تنفس سے ساتھ ہمارے پھیپھڑوں میں پانی کا بہت زیادہ حصہ داخل ہونے
لگتا ہے۔ جو دوران خون کے سبب سے بالآخر خون تک پہونچ جاتا ہے۔ وہ
معدنی نمکین والے ذکریات مالحہ جنکا فعل پانی کو تمام اعضا تک پہونچاتا اور اس کی
زیادتی کو دور کرنا ہے۔ معمول سے زیادہ سرگرمی کے ساتھ اپنے فعل کو انجام دینے
کی کوشش کرتے ہیں یہانتک کہ تمام اعضا اپنی طبعی حالت کو پہنچ جاتے ہیں۔ اس
وقت بھی وہ اس انقسام و اخراج کے کام کو جہانتک ممکن ہو سکتا ہے۔ انجام دیتے
ہیں۔ لیکن آخر وہ پانی کی متواتر افزونی و آمد کی وجہ سے مجبور ہو جاتے ہیں۔ بدہضمی
و ناقص تغذیہ کے سبب سے بعض شخصوں میں قبل ہی سے ان نمکیات کی کمی ہوتی
ہے۔ چنانچہ ایسے اشخاص دوسروں کے مقابلہ میں ملیریا کے حملہ سے بہت جلد متاثر
ہو جاتے ہیں۔ جن لوگوں کے بدن اور طبیعت میں غیر طبعی مخالف سے مقابلہ کرنے
اور ان پر فتح پانے کی کافی قابلیت ہوتی ہے وہ اس کے حملہ سے بچ جاتے ہیں
چنانچہ حقیقت میں موسمی تپ نہ تو بدبوئے ہوا سے اور نہ نیش پشہ سے اور
نہ جراثیم کے سبب سے پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ خون میں پانی کی زیادتی ہو جانے سے
ہو جاتا ہے

اب ہمکو یہ دیکھنا چاہئے کہ پانی کی زیادتی سے ملیریا کیونکر ہو جاتا ہے۔ فطرت
یا طبیعت ہماری شفیق مادر اپنے فعل کو انجام دینے میں کبھی نہیں چوکتی ہے۔ وہ
ہمیشہ اعضائے فضول و بیرونی چیزوں کے دور کرنے کی کوشش میں لگی رہتی ہے
یہ طبعی اور فطری جدوجہد جس سے طبیعت خون کے زیادہ پانی کو خارج کرنا چاہتی
ہے۔ اسے ہم لرزہ کہتے ہیں۔ جو ملیریا کی پہلی علامت ہے۔ اس کے بعد ہی خون کا
دوران زیادہ ہو جاتا ہے جس سے حرارت یعنی بخار پیدا ہوتا ہے۔ لیکن آخرکار

پسینہ کے آجانے سے وہ پانی کی زیادتی دور ہو جاتی ہے۔ مریض کی طبیعت اچھی معلوم ہونے لگتی ہے۔ لرزہ دوبارہ ۲۴ یا ۴۸ یا ۷۲ گھنٹے کے بعد ہی نمودار ہوتا ہے اتنی مدت خون میں پانی کی انتہائی درجہ کی زیادتی تک پہونچنے میں لگتی ہے۔ دو متواتر دورہ کے درمیان جو توقف ہوا کرتا ہے اسی کے لحاظ سے اسکا نام یکروزہ (مواظبہ) دوروزہ (تجاری غب دائرہ) یا سہ روزہ (چوتھیہ ربع دائرہ) رکھا گیا ہے بہر حال سبھوں کا اصول علاج ایک ہی ہے۔ وہ نمکین والے جن کی کمی کے سبب سے ملیریا ہوتا ہے۔ آکسی جن (حمضین) سے ملجانیکا ایک خاص میلان رکھتے ہیں اور آکسی جن (حمضین) کو وہی میلان پانی کے ساتھ ہے۔ اس لئے وہ نمکین والے پانی کے حامل و بار بردار (بدرقہ) ہو جاتے ہیں۔

خشک ہوا سے تپ و لرزہ ہمیشہ اچھا ہوتا ہے۔ سرد موسم میں ہوا ہمیشہ خشک ہوا کرتی ہے۔ اس لئے سرد موسم سے تپ و لرزہ رفع ہو جاتا ہے۔ تپ و لرزہ کا مریض جب کسی پہاڑ پر سرد خشک ہوا کے دائرہ تک یعنی اس مقام پر جہاں ابخرے ہوا میں بالکل موجود نہ ہوں پہنچ جاتا ہے تو اس کا مرض فوراً دفع ہو جاتا ہے۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ اسکو وہاں پر آکسی جن (حمضین) کثرت سے دستیاب ہوتا ہے اور اسی سبب سے پانی کی زیادتی کا اخراج ہو جاتا ہے۔ جو کہ اس مرض کا سبب اصلی ہوتا ہے"

ڈاکٹر ڈبلیو، کیری، ایم، ڈی،

بے شک ان کے علاوہ دوسرے اسباب بھی ہوا کرتے ہیں۔ مثلاً ناقص غذائیں بے ترتیبی وغیرہ۔ جن کے وجہ سے اعضا میں ہوا کے تغیر ہی سے مرض کی قابلیت ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ وجوہ بالعتادی ہر مرض میں صادق آتی ہیں۔ اس وقت جبکہ ہمکو کیمیائے حیات (بایو کیمسٹری) سے اس کے اصلی اسباب معلوم ہو گئے تو ہمکو یہ دیکھنا چاہئے کہ کونسی عملی تدابیر اس کے دفعیہ کے لئے عمل میں

لائی جائیں۔ یہ مرض ہزاروں بستیوں کو اُجاڑ چکا ہے اور حیات انسانی میں گھن لگا رہا ہے اور ہر سال اس بدنصیب ملک کے لاکھوں اشخاص کو موت کے گھاٹ اتار رہا ہے۔

(۱) اگر ہم گرم موسم میں ہوا کی اس خاص حالت کو تبدیل کر دیں جس کی وجہ سے پانی کی بخارات ہوا میں ہمارے دائرۂ تنفس ہی کے اندر مخفی پڑے رہتے ہیں تو تپ موسمی کا سبب اصلی بالکل ہی ناپید ہو جائے گا۔ میں اس امر کو ماہران طبیعیات کے حوالہ کرتا ہوں کہ یہ ممکنات سے ہے یا نہیں۔

(۲) وہ معدنی نمکیات جو ہمارے جسم کے بانی و کارکن ہیں کام کی زیادتی سے ضائع ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن اس کی تلافی سانس کی ہوا سے اور ہمارے آب و غذا سے ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ اعضاء کو تندرست و معتدل رکھنے کی غرض سے ہمیں کثیر الغذا چیزیں صاف ہوا اور خالص پانی استعمال کرنا چاہیئے۔ لیکن غربت کا لاینحل مسئلہ اس مقام پر پیدا ہو جاتا ہے۔

(۳) گرم موسم کے ابتدا ہی میں ملیریائی مقامات کے باشندوں کو اگر چند خوراک اس نمک کی دیدی جائے جس میں پانی کی زیادتی کو دور کرنے کی قوت ہے۔ تو وہ ملیریا کے حملہ سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اگر حکومت ہوا کی اس خاص کیفیت کو اپنے قابو میں لانے سے اور پہلی صورت پر عمل کرنے سے مجبور رہا ہے اور اگر دوسری صورت کو بھی جس سے نان و شبینہ کی عقدہ کشائی ہوتی ہے یعنی اگر ملک سے غربت کو دفع کرنے کی قابلیت اپنی ذات میں نہیں پاتی ہے تو اسکو کونین (کی) جیسی زہریلی دواؤں کے عوض بالکل بے ضرر اور غیر زہریلی دوائیں جو پانی کی زیادتی کو (جو اسکا سبب اصلی ہے) دور کرتی ہیں۔ لوگوں میں تقسیم کرنا چاہیئے۔ اس ارتقائی تمدن کے زمانہ میں اس امر کو عمل میں لانے کے لئے سب سے عمدہ ذریعہ یہی ہے۔

صرف چند ہی مہینے کے تجربہ سے معلوم ہو جائیگا کہ اس سے کس درجہ تک کامیابی حاصل ہو گی۔ اگر کوئی شخص ہمارے اس طریقے سے بہتر کوئی دوسرا طریقہ بتانا چاہے تو ہم اُسے دعوت مقابلہ دیتے ہیں۔ میں بے تعصب اور آزاد منش حضرات سے گذارش کرتا ہوں کہ دستور العلاج کے اس سچائی کو تجربہ کر کے دیکھیں۔ جو کیمیائی حیات (بایوکیمسٹری) سے بتائی گئی ہے۔ اور اس کے قائل ہو جائیں۔ اگر کوئی سخی یا فیاض ذات یا کوئی مرکزی جماعت (ڈسٹرکٹ بورڈ) اس کام کو پورے مستعدی کے ساتھ انجام دینے کی کوشش کرے تو ہزاروں جانیں اس سے بچ جائیں گی۔ گذشتہ مردم شماری نے ہماری قابل افسوس حالت کو آشکارا کر دیا ہے۔ ہمیں یہ بھی فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ ہماری نسبت ایک "قریب الموت قوم" ہے جیسا کہ چند سال پیشتر کرنل مکرجی نے ہمیں متنبہ کیا ہے۔ (ترجمہ مضمون سورن چندر راز امرت بازار پتر کا۔ کلکتہ)

جمعیتہ طلبائے قدیم
ازالۂ شکوک

مشیر الاطبا نمبر ۲ میں محترمی مولوی محمد حسن صاحب قریشی نے جمعیتہ طلبائے قدیم کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس کے ابتدائی جلسے کے متعلق بعض قیمتی خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ جس صورت میں ان کو اس جلسہ کی کارروائی کے متعلق پورا پورا علم نہیں تھا۔ داعیان جلسہ سے ان کی شکایات بالکل بجا ہیں۔ مگر امید ہے کہ جب ان کو جلسہ کی پوری کیفیت معلوم ہو جائے گی تو وہ اپنی شکایات واپس لینے میں دریغ نہیں کرینگے میں بھی چونکہ داعیان جلسہ میں سے ایک تھا۔ اس لئے محترم قریشی صاحب کی خدمت میں کچھ عرض کرنے کی جرات کرتا ہوں۔

بات در اصل یہ ہے کہ جمعیت کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے تحریک ہوئی کہ جناب مولنا مولوی حکیم فرید احمد صاحب عباسی مدظلہ کے دولت کدہ پر ایک ابتدائی جلسہ کا انعقاد ہو۔ چنانچہ حکیم صاحب موصوف و ممدوح نے باقاعدہ دعوتی رقعے تمام مقامی سند یافتگان کی خدمت میں لکھے۔ مگر تاریخ مقررہ پر مقامی قدیم طلبائے قدیم میں سے سوائے محترم حکیم کبیر الدین صاحب اور جناب ڈاکٹر امیر حسین صاحب کے کوئی رونق افروز نہ ہوا۔ اس لئے بصد حسرت و یاس جلسہ ملتوی کرنا پڑا۔ بعد ازاں یہ تجویز ہوئی کہ جلسہ کالج میں بلایا جائے اور خواہ قدیم مقامی طلبائے قدیم شرکت جلسہ کے متعلق کتنی ہی سرد مہری کا اظہار کریں۔ مگر ابتدائی کام شروع کر دیا جائے۔ ہاں یہاں یہ بیان کرنا غیر موزوں نہ ہوگا کہ جب فرداً فرداً بعض قدیم محترم طلبائے قدیم کی خدمت میں جمعیت کے قائم کرنے کے متعلق عرض کیا گیا۔

تو انہوں نے "کچھ نہ کچھ کرنے" کی بجائے کچھ بھی نہ کرنیکا مشورہ دیتے ہوئے داعیان جلسہ کے ساتھ دینے کا ازراہ کمال سرپرستی وعدہ فرمایا۔ بہرحال جناب حکیم مولوی محمد احمد صاحب مرادآبادی۔ جناب حکیم محمد میر غوث صاحب میسوری حکیم مولوی محمد ولایت اللہ صاحب طالب بھوپالی۔ جناب حکیم مولوی محمد لطف اللہ صاحب قصوری وغیرہ اور خاکسار نے جلسہ کا نوٹس دیا۔ کل اصحاب کا پتہ معلوم نہیں تھا۔ تاہم حکیم مولٰنا عبدالرحمن صاحب مدظلہ حکیم مولوی فرید احمد صاحب مدظلہ حکیم مولوی محمد الیاس خاں صاحب مدظلہ حکیم مولوی محمود حسن صاحب مدظلہ حکیم مولوی عبدالحفیظ صاحب مدظلہ حکیم مولوی محمد فضل الرحمن صاحب مدظلہ حکیم مولوی محمد کبیرالدین صاحب مدظلہ جناب حکیم ابرار حسین صاحب جناب حکیم میر زین العابدین صاحب اور ان کے علاوہ جن اصحاب تک ہم اسکی اطلاع پہنچا سکتے تھے ہم نے اس میں دریغ نہیں کیا۔

تاریخ مقررہ (۲۴ مئی سنہ ۲۲ء) کے ٹھیک وقت مقررہ پر جلسہ شروع ہوا قدیم طلبائے قدیم میں سے حکیم محمد کبیرالدین صاحب مدظلہ حکیم نہال الدین صاحب بنارسی حکیم محمد ابرار حسین صاحب۔ حکیم قاضی محمد سحاق صاحب بجنوری۔ حکیم قاضی رحمۃ اللہ صاحب جہلم۔ اور باقی جدید سند یافتگان کے سوا قدیم طلباے قدیم میں سے کوئی صاحب نظر نہ آئے۔ اور نہ انہوں نے کوئی جواب دیا۔ البتہ حکیم مولوی محمد الیاس خاں صاحب مدظلہ نے شرکت سے معذوری اور تحریری طور پر جلسہ کے اغراض و مقاصد سے اتفاق ظاہر فرمایا۔ حکیم مولوی فضل الرحمن صاحب اس روز وہاں موجود نہیں تھے۔ حکیم مولوی عبدالحفیظ صاحب بھی اسی روز وطن تشریف لے گئے۔ باقی قدیم طلبائے قدیم میں سے کسی نے جواب تک نہیں دیا بہرحال وقت مقررہ پر کارروائی شروع ہو کر جلسہ نہایت کامیابی کیساتھ ختم ہوا۔

اس کی روئداد المسیح ماہ جون ۲۲ء میں شائع ہو چکی ہے۔

محترم قریشی صاحب خیال فرما سکتے ہیں کہ جب کہ قدیم طلبائے قدیم شریک جلسہ بھی نہ ہوئے ہوں اور نہ اس جلسہ کے انعقاد سے کسی قسم کا اختلاف ظاہر فرمایا ہو۔ درانحالیکہ انکی خدمت بابرکت میں باقاعدہ اطلاع بھی دیدی گئی تھی۔ ایسی صورت میں سوائے اس کے اور کیا چارہ تھا کہ کام شروع کرنے کے لئے وہی کیا جاتا جو کہ داعیان جلسہ نے کیا۔

داعیان جلسہ کا مطلب صرف کام شروع کرنے کا تھا۔ سو الحمد للہ کہ کام شروع ہو گیا ہے۔ جب معتدبہ تعداد باقاعدہ ارکین کی ہو جائے گی تو باقاعدہ جلسہ کر کے انتخاب عہدہ داران اور قواعد وضوابط کا مسئلہ بخوبی طے ہو سکتا ہے اس کے لئے ہر وقت دروازہ کھلا ہے۔ میری دلی آرزو ہے کہ طلبائے قدیم اس جمعیتہ کے جلد از جلد باقاعدہ رکن بنجائیں۔ تاکہ جمعیتہ کی کارروائی میں باقاعدگی نمایاں کرنے کے ذرائع میسر آئیں۔ جب تک جمعیتہ کے اس قدر ارکین نہیں ہو جاتے جس قدر کہ ایک ایسی جمعیتہ کے لئے کم سے کم تعداد میں ضروری ہیں اس کے جلسے منعقد کرنا محض تضیع اوقات کے مرادف ہے۔

اسوقت ارکین بڑھانے کی کوشش ہونی چاہئے۔ نہ کہ انتخاب عہدہ داران کی ادہیڑبن میں پڑے ٹامک ٹوئے مارا کریں۔ مجھے امید ہے کہ محترم قریشی صاحب میری اس عرضداشت پر غور فرمانے کے بعد اپنے خیالات کی نظر ثانی فرمانے میں دریغ نہیں فرمائیں گے۔ فقط والسلام

(حکیم عبد اللطیف شادانی)

بزم احباب

لاہوری نظامی بزم احباب میں

بھائی جان! تسلیم!! مزاج شریف!!! خط یا تقاضا پہنچا۔ جب پنچایت قائم ہو چکی ہے تو فہرست میں سب پنچوں کا نام درج کرائیے۔ یہ کیا کہ گھر کے الگ اور گھاٹ کے علیحدہ۔ محض ایک بھیک منگے کی ہی گندی کرنا ٹھیک نہیں۔ اس لادی کا بوجھ جب تک سب پنچوں پر منقسم پر نہ ہوگا اس وقت تک "جمعیۃ" کی کلفتیں دُھل چکیں۔ مجھ سے بھی زیادہ پرانے لبکھیرے وہاں موجود ہیں۔ پہلے اُن کے دروازے پر ہتیا دیجئے نا۔ پھر فقیر کی جھولی کا جائزہ لینا ہی کونسی بڑی بات ہے۔ جب ذرا دیکھا تو رسان ہیں تو چندی جمعرات کو ٹہلتے ٹہلتے ادہر آنکلے۔ جو کچھ نان جویں ہوگی وہ مل ہی رہے گی۔ لیکن یہ آئے دن کا تقاضا میری سمجھ میں نہیں آتا۔ اگر یہی جھنجھٹ ہے تو پھر معاف کیجئے گا یہاں بھی "برکت" ہے۔ ؎

راہ تو سیدھی بتادی خضر نے   اونٹ کا لیکن کرایہ کون دے

ہاں یہ تو کہو کہ اس حیدرآبادی "تل جھڑی ریوڑی" سے بھی کچھ پٹا۔ یا وہ داغ جھجک ہی چمکا کے چلدئے۔ بھئی وہ علاقہ بڑ میں ٹھیکے دار ہیں وہاں کے مشہور طبیب ہیں۔ شاعر ہیں۔ ادیب ہیں۔ اور جانے کیا کیا کچھ ہیں۔ اگر آپ نے ان سے بھی زرطلبی پر "سخن درین ست" کا ردکھا پھیکا فقرہ ہی سنا ہو تو پھر میری طرح آپ انہیں بھی "المسیح" کی عنایت میں دہر لیجئے۔ یہ کلیا میں گڑ پھوڑنا ٹھیک نہیں۔ سب کے چندے کا اعلان کیجئے۔ تاکہ ہم لوگوں کو بھی اپنی اپنی اوقات معلوم ہو جائے اس وجاہت پسندی اور اقتدار پرستی کو چھوڑیئے۔ ؎

دل میں نہیں محبت و مہربانیاں ہیں   ساغر شراب ہے پر کیفیتوں سے خالی

"المسیح" میں آپ ایک آدھ کالم وقف کیجئے اور سب کو للکاریئے۔ اگر سیدہی طرح سے یہ لوگ راہ راست پر آجائیں تو فبہا ورنہ وہ پیاز کے سے چھلکے اتاریں کہ شیخی بھگارنا بھول جائیں۔ لگی لپٹی کی ضرورت نہیں ٹھوک بجا کے کہئے۔ کیونکہ یہ سب ایک ہی جھاڑ کی تیلیاں ہیں۔ اس میں ہچکچانا کیسا۔ لیجئے چندہ کی تحریک میں شروع کرتا ہوں۔ اور میری اٹھتی ہوئی انگلی کے مشار الیہ جو حضرات ہیں اب میں انہیں ان ناموں سے پکارتا ہوں کہ جن سے وہ اپنے میکے (طبیہ کالج) میں پکارے جاتے تھے۔

بانکے مرزا صاحب۔ پھڑپھڑے صاحب۔ دادا صاحب۔ کنڈیرا صاحب۔ سلطان الخفافیش صاحب۔ مختصر صاحب۔ ہلق صاحب۔ ڈھونکل صاحب، خارپشت صاحب۔ کژدم صاحب۔ مانڈی صاحب۔ بھائی صاحب وغیرہ وغیرہ باقی آئندہ۔ الغرض یہ ایک طویل فہرست ہے کہ جس کے لئے "المسیح" کے قیمتی کالم متحمل نہ ہوں گے لہٰذا ع قلم بشکن سیاہی ریز کاغذ سوز دم درکش۔ پر عمل کرتے ہوئے اسے چھوڑتا ہوں۔ ان ناموں میں "صاحب" کا دم چھلا برائے وزن بیت ہے لیجئے رخصت ع پھر ملیں گے اگر خدا لایا۔ فقیر نظامی

سوتر منڈی لاہور

(۱) غنیمت ہے کہ آپ نے "جمعیت" کی طرف توجہ فرمائی جسکا نام آپ نے اپنی پیاری "میکے" کی زبان میں پنچایت رکھا ہے۔ میری مسرت کے لئے یہی کافی ہے کہ آپ نے ایک نگاہ ادہر بھی دیکھ لیا۔

(۲) اجی حضرت قبلہ آپ نے چندہ کی تحریک فرمائی ہے مگر یہ خیال نہیں فرمایا کہ آپ نے اپنی طرف سے فقیر کی جھولی میں کیا ڈالا ہے۔ پہلے آپ اپنی طرف سے کچھ دے لیجئے۔ پھر دامن پھیلایئے ورنہ وہی آپ کا اعتراض آپ ہی پر عائد ہوگا کہ پہلے آپ دوسروں کی اوقات معلوم کرنی چاہتے ہیں۔

(۳) حضرت نیر کے متعلق میں اس قدر ضرور عرض کرونگا کہ ان کی "ندطلبی" کی استدعا اس نوعیت سے خالی تھی۔ اور "سخن درین ست" کا اعتراض انہوں نے رفع کر دیا ہے۔

(۴) آپ فہرست کھلوانی چاہتے ہیں۔ اور ہم سب غریبوں کی اوقات معلوم کرنی چاہتے ہیں۔ مجھے اس میں کوئی عذر نہیں۔ مگر میں یہ چاہتا ہوں کہ اس فہرست میں آپ کا بھی نام ہو۔ اس کے بعد اسکا بہترین موقعہ ہے۔ ورنہ وہ فہرست ہی کیا جس میں ۴۰۔ ۵۰ نام بھی نہ ہوں اور آپ کے نام سے وہ خالی ہو۔

(۵) آپ نے جس اولئے خاص سے میکے کی زبان استعمال کی ہے یہ بس آپکا ہی حصہ ہے۔ اور اس زبان کو صرف "قرون اولیٰ" ہی کی بہو بیٹیاں سمجھ سکتی ہیں۔ ان ناموں سے تو میں انکو پہچان بھی نہیں سکتا۔

(۶) اجی حضرت۔ آپ یہ خیال نہ فرمائیے کہ "فقیرانہ تقاضے" سے دہلی کے حضرات چھوٹے ہوئے ہیں۔ اور یہ کہ آپ اگر لاہور میں ہیں تو "آپ دور ہیں" یہ امید تو نہ معلوم کہاں کہاں لیجائے گی۔ اور دست سوال کو کس قدر دراز کرے گی۔ احقر کبیر الدین۔

پیام صحت بزم میں

"بزم احباب" میں پچھلے ماہ میں نے اس امر کے اضطراب و تشویش کا ضمنی تذکرہ کیا تھا کہ ہماری بزم کے سرمایہ ناز و افتخار عالیجناب محترمی حکیم سید محمد یوسف صاحب نیر عرصہ سے خاموش ہیں اور نامہ نیاز عرصہ ہوا کہ روانہ کر چکا ہوں۔ مگر اب تک دو کلمہ خیریت سے بھی محرومی ہے "ہائے ان کا نامہ گرامی بجائے بیڑ کے (جو کہ اصلی اقامت کی جگہ ہے) حیدر آباد سے تشریف لایا ہے۔ یہ ایک پیام صحت ہے۔ جو عرصہ کی شدید

علالت کے بعد پہونچا ہے۔ اس لئے اب ہم بزم احباب میں مژدہ صحت سنا کر جام صحت کی دعوت دیتے ہیں اور انہیں کے الفاظ میں اس گذشتہ وردکی داستان سناتے ہیں۔ اور ان کا ہدیہ سلام آپ تک پہونچاتے ہیں۔ (کبیر الدین)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے سمجھ لیا ہوگا کہ دو مہینے سے میں بحر خاموشی کی شناوری میں ہوں۔ اور کیا تعجب کہ آپ نے بیٹھ کے پتہ پر اس مہر سکوت کے توڑنے میں کبھی تکلیف فرمائی ہو۔ لیکن میری پردرد کہانی سنئے۔ اور عذر کو پذیرائی کا شرف عطا فرمائیے۔

میں اکتوبر ہی میں حیدرآباد سے پٹنہ روانہ ہو رہا تھا کہ دفعۃً ۱۰۵ بخار ہو گیا ارادہ معرض التوا میں رہا اور ہفتہ بھر حیات و ممات کی آویزش میں امید و بیم کا تماشا دیکھنا پڑا۔ ایک ہفتہ کے بعد بخار کم ہو گیا۔ مگر مہینہ بھر اسی گرفتاری میں پہاڑ کی طرح کاٹنا پڑا۔ ایک مہینے کے بعد بخار تو نہ تھا مگر تمام بدن کا ست نکل گیا ہے۔ اٹھنا بیٹھنا دوبھر اور چلنا پھرنا مشکل۔ بارے دس بارہ دن سے نقل و حرکت کے قابل ہوا ہوں۔ لیکن آٹھ دس دن تک پٹنہ جیسے مقام کا سفر مشکل ہے۔ میں نہایت پرشوق پیام محبت کے ساتھ ہدیہ سلام منتونانہ احباب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں

محمد یوسف۔ نیّر

بزم احباب میں ایک نئی تحریک

(۱)

صفحہ ہستی پر آج سے لیکر زمانہ سابقین میں جہاں تک بھی نظر اٹھا کر دیکھا جائے تو کوئی گروہ کوئی فرقہ کوئی قبیلہ ایسا نہیں ملیگا جسنے بام ترقی پہ قدم رکھنے یا خودداری اور شخصیت قائم کرنے کے لئے خود کو کسی کی طرف منسوب کرکے شخص و ممتاز نہ بنایا ہو۔ کسی

اگر کسی قوم کی طرف خود کو منسوب کر کے ممتاز بنایا ہے تو کسی نے کسی بلدہ یا کسی بڑے نامی و مشہور شخص کی شخصیت سے کام لیا ہے۔ کسی نے اگر کسی مشرب سے نسبت دیکر امتیاز حاصل کیا ہے تو کسی نے کسی مذہب و ملت سے۔ کسی نے کسی بڑے خاندان سے فائدہ اٹھایا ہے۔ تو کسی نے کسی گروہ میں حلقہ بگوش ہونے یا خود کو اس میں منسلک کر کے دیگر لوگوں سے ممتاز ہونے میں اپنا فخر سمجھا ہے۔ غرضکہ یہ ایک نظام ہے کہ اپنی دنیاوی شہرت و عزت اور ترقی کے لئے خود کو ضرور کسی اپنی سے بڑی ہستی میں جذب کر کے ممتاز بنایا جاتا ہے۔ بلکہ شاید اگر میرا خیال غلطی نہ کر رہا ہو تو میں یہ کہنے کو تیار ہوں۔ کہ دنیا کے عموماً کاروبار امتیاز اور تشخص پر ہی منحصر ہیں جس کی بداہت شاہد ہے۔ اگرچہ ہماری جماعت کو بھی دیگر جماعتہائے طب وغیرہ سے امتیاز حاصل ہے۔ مگر اس امتیاز و تشخص کے بتلانے کو (سند یافتہ طبیہ کالج دہلی) بڑی لمبی چوڑی عبارت استعمال کرنا پڑتی ہے۔ میرے خیال میں اگر اسکو مخفف کر کے ایک لفظ بنا دیا جائے اور وہ ایسا لفظ ہو جس میں بالکل اسی طویل عبارت کی جھلک نمایاں ہو تو بہت اچھا ہوگا جس طرح علیگڑھ کالج کا ایک اصطلاحی لفظ (علیگ) ہے۔ جسکو مخاطب سنکر یقین کر لیتا ہے کہ یہ شخص جس کے ساتھ یہ لفظ "علیگ" ملا ہوا ہے ضرور کالج کا درجہ یافتہ (گریجویٹ) ہے۔ اسی طرح طبیہ کالج کے لئے ایک ایسا لفظ اصطلاحی مقرر ہو کہ جو ہمیں اس طویل عبارت کی جھلک دکھلا کر اس سے بے نیاز کر دے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ جماعت طلبائے قدیم طبیہ کالج اپنے اسمائے گرامی کے آگے ڈگری (درجہ) لکھکر صرف بلالی خطوط میں لفظ (طبیگ) لکھدیا کریں جس کے دیکھتے ہی فوراً طبیہ کالج مفہوم ہو اور ہم اپنی جماعت کے لوگوں کو فوراً باسانی پہچان سکیں۔ خدا کرے میرے سچے دل سے نکلی ہوئی تجویز میرے دوست منظور فرما دیں۔ اور اس لفظ کی تشہیر کریں جس کی صورت یہ ہے کہ آئندہ اپنے ناموں کے آگے لکھا کریں۔ اور سب سے

پہلے میں لکھتا ہوں۔

مجھے اپنے محترم دوست جناب حکیم محمد احمد صاحب مراد آبادی کی تحریک انتساب سے کلی اتفاق ہے۔ مگر میرا ذہن لفظ **طبیک** پر کھٹکتا ہے۔ یہ لفظ فی نفسہ نہ اردو ہے نہ عربی اور نہ فارسی کیونکہ کاف نے اسکی شکل کچھ ایسی تبدیل کردی ہے کہ اب یہ کہیں کا نہیں رہا ہے۔ اس لئے میں اپنی رائے کے ساتھ بزم احباب میں اس لفظ کو پیش کرتا ہوں۔ کثرت رائے سے جو بہترین لفظ چنا جائے اسکو رواج دیا جائے۔ میرا خیال ہے کہ اگر لفظ (طبی یا طبیہ) درجہ (حکیم کامل وغیرہ) کے بعد لکھا جائے تو اس سے وہی مقصد حاصل ہوتا ہے۔ اور لفظ بھی وحشی نہیں بنتا ہے۔ یعنی اس سے بھی وہی مفہوم **طبی کالج یا طبیہ کالج** کا مستند سمجھا جا سکتا ہے۔ رہا یہ امر کہ لفظ (طبی) یا (طبیہ) کو دوسرے مدارس کے اطبا بھی استعمال کر سکتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس طرح وہ لفظ (طبیک) کو بھی استعمال کر سکتے ہیں انہیں قانوناً کون روک سکتا ہے۔ یہ اسی وقت ممکن ہے جبکہ قانوناً اسے محفوظ بنا لیا جائے۔ ورنہ ظاہر ہے کہ جب ہم لفظ (طبی) کو بشکل خاص درجے کے بعد خطوط بالا یہ کے اندر لکھیں گے تو دوسرا شخص کیوں اس لفظ مخصوص کو استعمال کریگا۔ اگر وہ ایسا کریگا تو یقیناً اسے ہم طبیہ کالج دہلی کا مستند سمجھیں گے۔ اور وہ بھی غالباً اس نیت کو پوشیدہ رکھکر کریگا۔ بعینہ یہی صورت لفظ طبیک میں بھی ہو سکتی ہے۔ اور دوسرا شخص اس مقصد سے اس لفظ کو بھی استعمال کر سکتا ہے۔

کبیر الدین۔

(۳)

دسمبر کے المسیح میں حکیم عبد اللطیف صاحب شادانی کی جس تحریک کا تذکرہ کیا گیا

ہے حقیقت میں وہ ایک مبارک تحریک ہے جس کی تائید تحریک سے پہلے ہی کیجا رہی تھی، جناب معتمد صاحب کو یاد ہوگا کہ میں نے خود ان کو چند عریضے لکھکر اس طرف توجہ دلائی تھی کہ المسیح کے چند صفحات ضرور جمعیت کے لئے وقف ہونے چاہئیں تاکہ ہر پرچہ میں جمعیت کا تذکرہ رہے۔ اور ہمیشہ بزم احباب گرم رہے۔ یاد تازہ رہے۔ تعلقات احباب قائم رہیں۔ آج کل سلسلہ مراسلت ہم لوگوں میں بالکل منقطع ہے۔ ایک دوسرے کی بالکل خبر نہیں کہ کہاں ہیں اور کیسے ہیں تو امداد کیسی۔ اگر یہی لیل و نہار ہیں تو شاید آئندہ چل کر ہم اپنے لوگوں کو نام سے بھی نہ پہچان سکیں گے۔ اگر المسیح میں برابر تذکرہ رہے گا تو اسوقت احباب میں شاید اس قدر مغائرت نہ بڑھ سکے۔ اور ایک دوسرے کو کم از کم زندہ تو سمجھیں۔ مگر یہ اسیوقت ہوسکتا ہے جبکہ المسیح کل احباب کی خدمت میں فرداً فرداً پہونچکر ایک کو دوسرے کی آواز سناتا ہے اور حالات بتلاتا رہے۔ ورنہ یہ غیر ممکن ہے۔ اسلئے میں طلبائے قدیم سے عموماً اور اپنے دوستوں سے بزم احباب میں خصوصاً درخواست کرتا ہوں کہ المسیح کو ضرور وہ اس مقصد عظیم کے حاصل کرنے کے لئے خریدیں اور کالج کی قدیم زندگی کا لطف المسیح کے ذریعہ اٹھائیں۔ مولوی حکیم لطف اللہ صاحب کے سرقہ کی خبر ہمکو صرف المسیح سے ملی۔ ورنہ ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہ تھا۔ اونکو تو حال لکھتے ہوئے شرم آتی ہوگی۔ خیر اگرچہ یہ صحیح ہے کہ ہم ان کی کچھہ امداد نہ کرسکے۔ مگر کم از کم دلی رنج میں تو شریک ہیں۔

(۳)

مجھے تعجب ہے کہ مولوی کبیر الدین صاحب قبلہ اس سلسلہ بزم کو شروع کرکے خود کو اکیلا تصور کیوں فرماتے ہیں۔ بقول آپ کے بزم احباب میں جب آپ بے سری گلاپ اسنائیں گے تو نا ممکن ہے کہ اتنی بڑی اجماعت میں سے آپ کو کوئی نہ ٹوکے

یا کسی امر پر اظہار رائے کرے۔ ایک بڑے دریا میں آپ ہاتھ ڈالکر تحریک دیرہے ہیں۔ اور اس کے تموجات سے مایوس ہیں حیرت ہے۔ مولوی صاحب ایں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس بزم میں آپ کی "بے سری" یا بھدی آواز" نہیں ہے بلکہ بلبل نغمہ سنج سے کہیں زیادہ سریلی اور خوشگوار ہے۔ پھر ایسی آواز کہیں سامعہ پر گراں بار ہو سکتی ہے؟

(۴)

مولوی صاحب قبلہ! واقعی میرے چندہ ارسال کرنے پر آپ کو شکریہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ہمارا اپنا کام ہے۔ بلکہ آپ ہم پر احسان کر رہے ہیں۔ اگر ہم آپ کا شکریہ ادا کریں تو بالکل بجا اور درست ہوگا۔ سابق المسیح میں آپ نے جو میرے متعلق شذرہ لکھا ہے اس میں یہ جملہ (وہ عرصہ سے ولولہ اور جذبہ کا اظہار کر رہے ہیں) تو بہت ہی پر لطف ہے۔ بھلا کیا میں اور کیا میرا ولولہ یا جذبہ۔ مگر ہاں اسکو پڑھکر مجھے وہی لطف آیا جو دیوانہ مجنوں کو حالت گداگری میں لیلی کے کاسہ پٹک دینے پر حاصل ہوا تھا اور وہ اسوقت پر لطف جذبہ میں آکر رقص کرنے لگا تھا۔ مجنوں کے پاس کیا تھا محض سچا عشق اور سچے جذبات ہی تھے جن پر آج لیلی کو بھی ناز کرنے کا حق حاصل ہے۔ میں واقعی اس جذبہ اور ولولہ کو عملی جامہ پہنانے میں دنیاوی عوائق وحوادثات سے اب تک مجبور رہوں۔ مگر غافل نہیں ہوں۔ لیکن اگر اظہار بھی نکروں تو میں بھی اوسی جماعت میں شریک سمجھا جاؤں گا جس کے متعلق آپ نے اسی پرچہ میں شذرہ نمبر ۲ بطور گلہ وشکوہ کے لکھا ہے۔ الحمد للہ کہ آج اس اظہار کی بدولت اس شکایت کا محل لوٹ بنا۔ فقط۔

محمد احمد حکیم کامل (طبیب)

ایک قلمی بیاض کے چند اچھے نسخے

(از حکیم مولوی امجد علی صاحب)

جرب یعنی خارش۔ کمیلہ۔ شورہ قلمی بریان۔ پھٹکری تینوں دوائیں ہموزن لیکر باریک کرکے روغن سرسوں میں ملاکر رکھ لیں اور خارش پر لگائیں۔ تین روز میں صحت ہوگی۔

(اندرونی طور پر مصفی خون جوشاندہ کے ساتھ مسہل دوائیں شامل کرکے اسہال بھی لانا چاہئے۔ ورنہ عود مرض کا شبہ۔ یا کمی اثر کا خطرہ ہے) اس کے بعد گرم پانی اور نیم کے صابون سے غسل کرلیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

دیگر۔ رال نیلہ تھوتھا۔ دونوں ۱۰-۱۰ ماشہ لیکر باریک پیسیں اور پھر روغن سرسوں میں جوش دیں اس کے بعد سرد پانی میں ڈالکر ہاتھ سے ملیں۔ جو روغن یا چربی الگ ہوتی جائے اسے الگ کرتے جائیں۔ اسی کو خارش پر ملیں۔ تین روز میں فرصت ہوگی (ادای مذکورہ بالا شرط کے ساتھ)

دیگر۔ ہرتال۔ منسل دونوں ہموزن لیکر باریک کرکے گھی میں جوش دیں۔ پھر اسے پانی میں ڈالکر ملیں۔ اور روغن پانی کی سطح سے الگ کرتے جائیں۔ اور دھوپ میں بیٹھکر بدن پر ملیں (اس کے بعد حسب دستور غسل کریں)

ضیق النفس (دمہ) توتیا ایک ماشہ لیکر باریک کرکے ایک کاغذی لیموں کے دو ٹکڑے کریں اور دوا مذکور کی ایک تہائی لیکر لیموں کے ٹکڑوں پر ڈالکر کھالیں اس کے بعد کسی گرم مقام میں بیٹھیں۔ اگر قے ہو۔ اور گرمی زیادہ محسوس ہو تو دہی پئیں طبیعت صاف ہو جائے گی۔ اگر قے نہ آئی ہو تو چند روز دوا متواتر استعمال کریں۔

دیگر۔ گھیکوار کا پٹھ لیکر چھیلیں اور نمک و مرچ سیاہ باریک کرکے اس پر چھڑکیں اور توے پر رکھکر کباب کی طرح بھون کر چند روز تک کھائیں (گھیکوار کا پٹھ کم از کم دو تولہ روزانہ کھائیں)

اکوتہ۔ بیج چیتہ لیکر گھی میں پیکر مقام مرض پر لگائیں اس کے اوپر برگ بید انجیر گرم کرکے باندھیں۔ بہت جلد نفع ظاہر ہوگا۔

اکسیر البدن۔ شنگرف رومی ایک تولہ۔ بھینس کا دودھ ایک سیر۔ شنگرف کو باریک کرکے ململ کے کپڑے میں پوٹلی بناکر شیر مذکور میں ڈالکر پکائیں۔ جب نصف رہ جائے دودھ کو جماکر مکھن نکالیں۔ پھر پانی دور کرکے گھی بنالیں۔ خوراک ۲ قطرے سے ۴ قطرے تک دودھ میں ڈالکر کھائیں۔ مقوی بدن۔ مولد خون صالح۔ مقوی باہ ہے۔ بدن کو سرخ بنا دیتی ہے۔

حب طاعون۔ صندل سفید ۲ ماشہ گیرو ۳ ماشہ۔ کافور ۲ ماشہ۔ گلاب میں حل کرکے جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں۔ عرق کیوڑہ۔ آب انار۔ یا مناسب بدرقہ کے ساتھ ایک ایک گولی دن میں تین بار کھلائیں۔

سوزاک۔ گندہ بہروزہ۔ سرد چینی۔ ہر ایک ایک تولہ۔ الائچی خورد۔ طباشیر کتیرا۔ نشاستہ ہر ایک ۶ ماشہ سفوف تیار کرکے ۷ ماشہ صبح و شام شربت بزوری ۴ تولہ کے ہمراہ استعمال کریں (یا کوئی اور مناسب بدرقہ استعمال کریں۔

مفید نسخہ جات

(از حکیم ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی۔ لاہور)

طحال اطفال۔ کرفس۔ انیسون۔ بادیان۔ زیرہ گل سرخ۔ ریوند چینی۔ مصبر۔ نوشادر نمک سیاہ۔ دار فلفل۔ ہموزن۔ سفوفاً۔ خوراک ایک رتی یا کم وزیادہ حسب العمر۔

قبض اطفال وغیرہ۔ سہاگہ بریاں ریوند چینی۔ الائچی کلاں۔ ہموزن سفوفاً خوراک ۱ رتی

خناز یر - مردار سنگ - مائیں خورد - ماجو - سرمہ سیاہ - لونگ - زنجبیل - افیون - جوز بوا - زعفران - ہر ایک ایک ماشہ - ادویات کو کوفتہ کر کے چند خربادازختہ پاک کردہ) میں ڈالکر بند کردیں اور روغن لگادیں بریاں کرلیں - پھر ادویات کو نکال کر سفوف بنالیں - خوراک ۲ سرخ - غذا نان مرغن - ورہیس - آب انار بخور انند

زحیر مزمن - لاجورد ایک ماشہ - کتھہ ۲ ماشہ - سرمہ کی طرح پیسکر خوراک ۱/۲ ماشہ سے ایک ماشہ تک دیں -

آتشک - باپچی - کلونجی - طوطیا سبز - آملہ سار گندھک - ہر ایک ایک تولہ - سفوفاً خوراک ۴ سرخ - روٹی کی چوری بنالیں اور دوا درمیان میں رکھکر نگل جاویں - سات روز تک یہ دوا دیں -

لعوق صرع - اسطوخودوس - بسفائج - عاقر قرحا - افتیمون ہر ایک دو تولہ شہد ۴ تولہ لعوق بنادیں - خوراک ۳ ماشہ - ہمراہ عرق گاؤزبان -

---

(از حکیم عبد الواحد صاحب ناظم)

سرمہ مقوی البصر - سکہ مصفٰی - پارہ مصفٰے ہر ایک چار تولہ - سرمہ مصفٰے آٹھ تولہ کشتہ جست - تخم سرس - کباب چینی - کف دریا - ہر ایک ایک تولہ چار ماشہ - اول سکہ اور پارہ کو منعقد کریں یعنی سکہ کو پگھلا کر پارہ میں ملائیں - اور جلد جلد کھرل کریں - دونوں سفوف ہوجائیں گے - بعد ازاں اس میں دیگر ادویہ کو ملا کر آب برگ سرس اور گلاب میں سات روز کھرل کریں - موسم گرما میں فی تولہ ایک رتی کافور شامل کریں اور خوب اچھی طرح حل کرنے کے بعد کپڑے سے چھانکر شیشی میں رکھیں - دونوں وقت سلائی سے آنکھوں میں لگائیں - ضعف بصر کے علاوہ جالہ دھند - ابتدا نزول الماء کے لیے نہایت مفید ہے -

نقد و تبصرہ

مخزن بارہ اکسیر۔ مولفہ ڈاکٹر دیوان مہندر نرائن ایم ڈی (ہومیو کلکتہ) یہ کتاب "بایوکیمک" طریق علاج پر عام فہم اور سلیس اردو زبان میں لکھی گئی ہے "بایوکیمک" طریق علاج جرمنی کے مشہور سائنسدان ڈاکٹر ولیم ہینرچ شوسلر نے ایجاد کیا تھا انہوں نے کل مروجہ طرق علاج کو ناقص اور ازالہ مرض کے لیے قاصر سمجھکر جملہ امراض جسمانی کا علاج صرف بارہ ادویہ سے تجویز کیا۔ اور ان کے تجربہ میں یہ بارہ ادویہ کم خرچ سریع التاثیر اور بے ضرر ثابت ہوئیں۔

اس کتاب میں اول اس طریق علاج کی فضیلت اور اسکی تاریخ و فلسفہ بیان کیا ہے۔ اس کے بعد ان بارہ ادویہ کی ماہیت اور افعال و خواص درج کیے ہیں بعدہ تمام امراض جسمانی کی علامات اور ان امراض کا بارہ اکسیر کے ذریعہ طریق علاج لکھا گیا ہے

چونکہ ہم اس طریق علاج سے کماحقہ واقف نہیں لہذا صحیح معنوں میں اس کتاب پر نقد و تبصرہ کرنے سے قاصر ہیں۔ البتہ ہم اپنے ناظرین سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ اپنے اضافہ معلومات کے لئے اس جدید کتاب کا ضرور مطالعہ کریں۔

کتاب مذکور سفید کاغذ پر ۲۲×۱۸ تقطیع کے ۴۰۳ صفحات پر شائع ہوئی ہے قیمت عہ مندرجہ ذیل پتہ سے طلب فرمائیں۔

پتہ:۔ مائیجیا ہومیوپیتھک فارمیسی۔ دیوان لکشمی نارائن بلڈنگ انارکلی لاہور۔

روئداد۔ مدرسہ منبع الطب لکھنؤ۔ (بابتہ اجلاس دوازدہم ۱۹۲۲ء) اس روئداد کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مدرسہ ایک حد تک طب یونانی کی قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے اور منتظمان مدرسہ اسکو ترقی دینے میں کوشاں نظر آتے ہیں ۱۹۲۱ء کے سالانہ امتحان میں ۳۰ طالب علم داخل امتحان تھے جن میں سے ۱۶ طلبا کامیاب ہوئے

مدرسہ مذکورہ کے مفصل حالات معلوم کرنے کے لئے مذکورہ بالا پتہ سے رودادطلب فرمائیے۔

جوئے شیر (مولفہ خان بہادر حاجی عبدالرحیم صاحب) اس کتاب میں سو مختلف امراض کے ۳۵۰ مجرب اور چیدہ نسخے درج ہیں جن کی خصوصیت یہ ہے کہ صرف وہی نسخے درج کئے گئے ہیں جن میں یا تو دودھ یا اس کا جزو پڑتا ہے۔ یا دودھ اس کے ہمراہ بطور بدرقہ کے استعمال کیا جاتا ہے۔ صاحب تالیف برہما، چین، شام، عراق عرب اور افریقہ میں بصیغہ ملازمت ایک عرصہ تک سیاحت کرتے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں آپ کو طبی کتابوں کے مطالعہ سے ایک خاص شغف ہے۔ دوران سیاحت میں آپ کو جو تجارب دودھ کے متعلق ہوئے اور نیز مختلف کتب سے جو قابل قدر مرکبات ملے ان سب کو اس کتاب میں جمع کر دیا ہے۔

یہ کتاب ۱۸×۲۲/۸ سائز کے سفید کاغذ پر چھپوائی گئی ہے۔ قیمت ایک روپیہ مندرجہ ذیل پتہ سے طلب فرمائیں۔

پتہ:- خان بہادر حاجی عبدالرحیم صاحب ۲۴۵ ٹیپار روڈ بنگلور۔

معین الصحت - یہ ایک ماہوار طبی رسالہ ہے۔ جو ماہ اکتوبر ۲۲ء سے زیر ادارت حکیم محمد مظفر علی صاحب نکلنا شروع ہوا ہے۔ اس رسالہ میں ہر قسم کے طبی مسائل اور مجربات شائع کئے جاتے ہیں اور المسیح سائز کے ۴۰ صفحات پر ہر ماہ شائع ہوتا ہے قیمت سالانہ تین روپے۔ طلبا سے اڑھائی روپے اور فی پرچہ پانچ آنہ۔

پتہ:- منیجر "معین الصحت" صدر بازار دہلی۔

طبی جنتری - یہ اپنے طرز کی بہترین جنتری ہے۔ جسکو حکیم سید عباس حسین صاحب قرشی نے مرتب کیا ہے۔ اس میں وہ تمام باتیں درج کی گئی ہیں جن کا اندراج جنتری میں ضرورت سے خالی نہیں ہوتا۔ چنانچہ ریلوے اور ڈاک خانہ کے محصولات کا نقشہ۔ تعطیلات کی

فہرست۔ فہرست تاریخہائے اعراس مشائخ عظام اور دیگر روزانہ ضروریات کی فہرست کے علاوہ کئی مضامین متعلقہ طب۔ مثلاً تاریخ طب۔ بچہ کی عمر کا پہلا سال۔ حذاق کے آسان مجربات۔ تاریخ الادویہ۔ سوانحعمری جالینوس معہ تصویر درج ہیں۔ کاغذ سفید چھپائی نہایت عمدہ ہے۔ قیمت قسم اعلیٰ ۴/ اور قسم ادنیٰ ۳/۔ ٹکٹوں کی صورت میں قیمت روانہ کرکے طلب فرمائیں۔

پتہ:۔ مینیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ۔ **لکھنؤ**۔

عرفان۔ یہ تصوف کا ماہوار رسالہ ہے۔ جو زیر ادارت مولوی غلام محمد صاحب ٹالوی بمبئی سے شائع ہوتا ہے۔ اس کا پہلا نمبر ہمارے زیر تبصرہ ہے جس میں کئی مضامین متعلقہ تصوف اور کئی سوانحعمریاں صوفیائے کرام کی درج ہیں۔ ایک مضمون لفظ "تصوف" کی تحقیق کے متعلق لکھا گیا ہے۔ جو کہ صاحب مدیر کی طرف سے ہے۔ اور تحقیق ومحنت سے لکھا ہے۔ کتابت کے عمدہ ہونے کی ضرورت ہے ۲۲x۱۸ کے ۴۸ صفحات پر شائع ہوتا ہے قیمت تین روپے سالانہ

پتہ:۔ مینیجر "عرفان" بمبئی۔

مشیر الاطبا۔ ایک ماہوار طبی رسالہ ہے۔ جو بہ تنقیح زبدۃ الحکما حکیم محمد حسن صاحب قرشی لاہور سے دو قسم کے (ادنیٰ واعلیٰ) کاغذ پر شائع ہوتا ہے۔ حکیم صاحب موصوف علاوہ ایک طبیب عالم ہونے کے اردو کے اچھے ادیب ہیں۔ اس رسالہ کا مبارک مقصد طب قدیم کی فضیلت وبرتری کا دکھلانا ہے۔ جس سے ہمیں دلی مسرت ہے اور امید ہے کہ ہمارے اطبا بہت کچھ قیمتی فوائد ومعلومات حاصل کرسکیں گے۔ رسالہ کی لکھائی چھپائی دیدہ زیب ہے قیمت سالانہ اعلیٰ کاغذ ہے۔ معمولی کاغذ دو روپے۔

ناظم مشیر الاطبا۔ لاہور سے طلب کریں۔

کال پدروما - ویدک کا ایک پندرہ روزہ رسالہ ہے۔ جو انگریزی میں میلاپور مدراس سے شائع ہوتا ہے۔ اسکا مقصود اصلی ویدک کی حمایت و اشاعت ہے اس میں طب جدید کے بعض اصول کی تغلیط و تضعیف اور مدلل بیان سے ان کی تردید کیجاتی ہے۔ مثلاً ماہ نومبر ۲۲ء کے پرچہ میں چیچک کے ٹیکہ کے عام رواج اور سرکاری پابندی کے متعلق ایک دلچسپ مضمون شائع ہوا ہے اور اسکو علمی دلائل سے غلط اور مضر بتایا ہے۔ کاغذ سفید طباعت بالکل صاف حجم ہر پرچہ کا ۱۲ صفحہ۔

مدیر وید دسارو اے، جی، ماناتیس شاستری، ایم، آر، ایے، (۲) وید ترتھ ایلی پرگ، جی، اسیرہمنہ شرما۔

مینیجر اخبار کال پدروما۔ میلاپور مدراس سے طلب کریں۔

اجوبہ

(۲۴) تپ دق کی ابتدا معلوم ہوتی ہے۔ بہتر ہے کہ کسی مقامی طبیب کے مشورہ سے علاج کرایا جائے۔ (عبد الواحد)

(۲۵) بہراپن کا سبب معلوم ہونا چاہئے! اور پھر سبب کے مطابق علاج! چنانچہ کان کے اندر میل وغیرہ ہو تو کان کو اس سے صاف کرائیں۔ اگر کوئی دماغ مرض نزلہ زکام وغیرہ اس کا سبب ہو تو دماغی تنقیہ کے بعد اطریفل زمانی روزانہ بقدر ایک تولہ شام کے وقت کھائیں۔ اگر ضعف دماغ اور خشکی کا سبب ہو تو حریرہ پلائیں اور روغن کدو روغن بادام نیمگرم کان میں ڈالیں۔

بعض حالات میں بہرے پن کے لیے یہ نسخہ مفید ثابت ہوا ہے۔

برگ مدار ۱۰ عدد۔ اجوائن ایک تولہ دونوں کو ایک جگہ باریک پیسکر روغن کنجد ۵ تولہ میں خفیف آنچ پر اس قدر پکائیں کہ سرخ ہو جائیں۔ اس کے بعد روغن کو صاف کر کے رکھیں روزانہ صبح و شام نیمگرم دو قطرے ڈالیں۔

ایسے کمانی دار آلہ کا کسی صاحب کو پتہ ہو جس کے کان پر لگانے سے سنائی دینے لگے تو اس کے ملنے کے پتہ سے مطلع فرمائیں۔ عبد الواحد

(۲۶) ناظرین المسیح میں سے کوئی صاحب اگر ان بوٹیوں کے متعلق کافی معلومات رکھتے ہوں تو سائل کی تشفی فرمائیں۔ (عبد الواحد)

(۲۷) ہچکی امراض حادہ کے آخری درجے میں ہچکی آنا قرب موت کی علامت ہوتی ہے اور وہ لاعلاج ہے لیکن معمولی حالات میں مریض کو اچانک کسی خوفناک یا رنجدہ خبر کا سنا دینا ہچکی بند کرنے کے لیے اکثر اوقات میں بہترین حیلہ ثابت ہوا ہے لیکن جب کہ اس تدبیر سے کار برآری نہ ہو اور معدہ میں ثقل محسوس ہو تو قے کرا دینے

یا دست لانے سے ہچکی بند ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں ہچکی کے اکثر اقسام میں یہ دوا مفید ثابت ہوئی ہے۔ ملیٹھی بقدر ضرورت لیکر باریک پیسیں اور اس کے ہموزن مصری ملاکر ۳۔۶ ماشہ آب تازہ کے ہمراہ کھلائیں۔

(۲۷) (غلطی سے یہ نمبر مکرر لکھا گیا ہے)

اختناق الرحم۔ اس میں شک نہیں کہ اس مرض کا تعلق رحم سے ضرور ہے اور اس کا وجود زیادہ تر عورتوں ہی میں پایا جاتا ہے۔ لیکن شاذ و نادر اس مرض میں بچے اور مرد بھی مبتلا پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ قدماء کے ایسے اقوال بھی ملتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مردوں اور بچوں میں اس کے وجود کو تسلیم کرتے تھے۔ الشیخ الرئیس نے صاف طور پر لکھا ہے کہ" اختناق الرحم جیسی حالت اسی قسم کے اسباب سے مردوں کو بھی ہوتی ہے" ان شاء اللہ کسی آئندہ المسیح میں اس مرض کے متعلق مفصل مضمون لکھا جائیگا۔ (عبد الواحد)

(۲۹) پیٹ میں درد کے متعلق جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ درد کس مقام پر معلوم ہوتا ہے۔ دست کیسا ہوتا ہے؟ اور مرض کی ابتدا کس طرح ہوئی ہے؟ کوئی نسخہ تجویز نہیں کیا جا سکتا۔ عبد الواحد۔

اسئلہ

(۳۰) جمیع حکما گرامی کی خدمت میں التماس ہے کہ براہ نوازش بذریعہ المسیح مطلع فرماویں کہ سنگ راوی سے طلا کس طرح نکالا جاتا ہے؟ نیز ہڑتال سے نقرہ اور سنگ مقناطیس سے آہن نکالنے کی ترکیب کیا ہے؟ صادق علی خریدار المسیح

(۳۱) مجھے ایک ایسی مشین کی ضرورت ہے جو باسانی ادویہ کا سفوف بنا سکے اسکی قیمت اور ملنے کا پتہ کوئی صاحب تحریر کریں محمد عبدالرزاق

(۳۲) درد عصابہ جسکو انگریزی میں نیورلجیا کہتے ہیں۔ اس کے کیا وجوہات ہیں۔ اسپر مفصل روشنی ڈالی جائے۔ کیوں یہ درد صبح سورج کے ساتھ شروع ہو جاتا ہے اور شام کو بند ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ مرض خرابی خون کا باعث ہے یونانی اطبا فرماتے ہیں کہ صفراوی انجرات معدہ سے دماغ کی طرف جاتے ہیں اسواسطے یہ مرض ہو جاتا ہے۔ مگر یہ معلوم نہیں کہ صفراوی انجرات کس طرح اور کس راستہ سے دماغ میں جاکر مرض مذکور پیدا کرتے ہیں اور اس کا علاج کس طرح کرنا چاہئے اور بذریعہ المسیح جملہ اطبار گرامی کی خدمت اقدس میں گذارش ہے کہ اس مرض پر پوری روشنی ڈالی جائے

(۳۳) الف۔ بڑھاپے کی حالت میں انسان پڑھنے کے لئے خط یا کتاب کو آنکھوں سے دور لیجاتا ہے۔ حالانکہ بڑھاپے میں بینائی اگر کمزور ہوتی ہے تو کتاب کو نزدیک لاکر پڑھنا چاہئے تھا مگر ایسا نہیں کیا جاتا اسکی کیا وجہ ہے۔

(ب) آفتاب یا تیز روشنی کو دیر تک دیکھکر اگر سفید دیوار کی طرف دیکھا جائے تو اسپر آفتاب یا روشنی کے برابر سیاہی سی نظر آتی ہے اور اگر آنکھ بند کر لیجائے یا تاریک مقام میں جاکر دیکھا جائے تو اس صورت میں آفتاب کی طرح روشن تصویر آنکھوں کے سامنے نظر آتی ہے اسکا کیا فلسفہ ہے فلسفہ بصر کے جاننے والے تحقیق کے بعد اسکا جواب دیں۔ ایک خریدار۔

فقط ڈاکٹروں حکیموں اور ویدوں کیلئے
زہر
زہر
سمیات
ہندوستان کے ڈاکٹروں حکیموں اور ویدوں کو ایک مدت سے شکایت تھی کہ ان کو ہر قسم کے زہر آسانی سے عمدہ و اصلی نہیں ملتے تھے۔ ہم نے بڑی محنت و انتظام کے بعد انکی اس قسم کی تمام خواہشوں کو پورا کرنیکا انتظام کر لیا ہے۔ ذیل میں ہم ان زہروں وغیرہ کی فہرست درج کرتے ہیں۔ جو ہم سے ہر ایک ڈاکٹر۔ حکیم۔ وید صاحبان اپنا نام و پتہ مکمل لکھکر مندرجہ ذیل قیمتوں پر طلب کر سکتے ہیں۔ آرڈر دیتے وقت یہ ضرور تحریر کریں کہ زہر کس مطلب کے لئے درکار ہے۔ اور اپنا نام و پتہ صاف طور پر لکھیں۔
شمارہ | نام زہر | قیمت | شمارہ | نام زہر | قیمت
۱ | سنکھیا سفید بلوری | ۲ر تولہ | ۷ | میٹھا تیلیہ سیاہ | ۶ر چھٹانک
۲ | سنکھیا سفید دودھیا | ۴ر " | ۸ | کچلہ عمدہ و صاف | ۳ر "
۳ | سنکھیا لال | ۴ر " | ۹ | تخم دھتورہ سیاہ | ۵ر "
۴ | سنکھیا زرد | ۴ر " | ۱۰ | ہرتال ورقی درجہ اول | ۱۲ر تولہ
۵ | سنکھیا سیاہ | ۸ر " | ۱۱ | ہرتال ورقی درجہ اول چھوٹے ٹکڑے | ۶ر "
۶ | دار چکنا | ۴ر " | ۱۲ | ہرتال ورقی کا چورا | پانچ روپے سیر
ہمارا پتہ فقط اتنا ہی کافی ہے۔
ویلڈن کمپنی لاہور

...ی اصطلاحات وغیرہ کا کوئی نام اور کوئی لفظ ایسا باقی نہ رہے جو اس میں مذکور نہ ہو۔ اور جس کی
...ت نامعلوم رہے۔ اس میں تقریباً پچھتر ہزار الفاظ لغت کی ترتیب پر ردیف وار لکھے
...یں قیمت ؏ مجلد ؏ ہر دو لغات یکجا مجلد ؏ + علاوہ محصول ڈاک

...جھا بھا طب ا ریاض کبیر حصہ اول

اس کیمیائی کا مایۂ ناز مطب اور دستور العلاج درج ہے جس کی تجسس اور تلاش ہر ایک
...کب میں سر سے پاؤں تک تمام امراض کے وہ اصول علاج اور مجرب صدری
...ریئے گئے ہیں جن میں سے اکثر راز سربستہ سمجھے جاتے تھے قیمت ؏ مجلد ؏ +

...دہلی کے مرکبات ریاض کبیر حصہ دوم

اس میں وہ بے بہا اور مجرب مرکبات صحیح ہیں جو دہلی کے لیے ہر طرح مایۂ صد ناز و افتخار ہیں
...یلئے اگر آپ کو دہلی کے صحیح مرکبات انکے اصلی اور مجرب نسخہ جات اور انکی باقاعدہ دواسازی کی
...ش و جستجو ہے تو شاید آپ اپنے مقصد کو اس کتاب کے اندر ضرور پائیں گے قیمت ؏ مجلد ؏ +

...ا دہلی کی دواسازی ریاض کبیر حصہ سوم

جس میں دہلی کے اصول کے مطابق یونانی دواسازی کے تمام ضروری ہدایات اور مشکل اصطلاحات
...دو زبان میں لکھے گئے ہیں۔ اس میں شربت معاجین۔ خمیرہ جات۔ جواہر۔ عرق۔ لعوق۔ اطریفل غرض
...ہر قسم کی مرکب ادویہ تیار کرنیکے طریقے بتائے گئے ہیں قیمت ۱۲ مجلد ؏ تینوں حصے یکجا مجلد ؏

...ا مجموعہ کبیر

یا قانون نسل اس کتاب میں صرف جریان ضعف باہ۔ سرعت انزال وغیرہ کے صدہا صدری اور مجرب نسخہ جات کھلے دل سے بلا کم و کاست لکھے گئے ہیں۔ کہ معمولی اردو
...واں بھی آپ ہی اپنے مرض کی تشخیص کر سکتا ہو اور اپنے لیے باقاعدہ صحیح اور مناسب مزاج نسخہ تجویز کر کے استعمال میں لا سکتا ہے مجلد ؏ غیر مجلد ؏
...(۱۳) ترجمہ کامل الصناعہ (حصہ تشریح عظام) ۵ رر (۱۴) رسالہ مسلع (اصمد اسٹیتھسکوپ کا طریقہ استعمال) ۳ر
...(۱۴) رسالہ مقیاس الحرارت (تھرمامیٹر کا طریقہ استعمال) ۲ رر (۱۵) رسالہ اسماے امراض و اوزان طبی ۲ر
...ر (۱۶) تشریحی تصاویر جدید و رنگین۔ یہ یونانی طب کا شاندار اضافہ ہے۔ اسکے دو حصے ہیں حصہ اول میں
عظام۔ رباطات۔ عضلات کی تصویریں۔ اور حصہ دوم میں شرائین۔ اوردہ۔ اعصاب۔ سر سے پاؤں تک
تمام احشا کی بہت سی رنگین تصویریں ہیں۔ حصہ اول ؏ حصہ دوم ؏ (۱۷) تصاویر احشا۔
...رتشریحی تصاویر قدیم و خرد) اس میں صرف احشا کی تقریباً ستر تصویریں ہیں قیمت ۱۲ر علاوہ محصول

پتہ:- ناظم دار الکتب ایسیح قرولباغ دہلی

میزان

دارالسلطنت دہلی میں

خالص روغن بادام کا واحد کارخانہ

ہم چیلنج دیتے ہیں

کہ اس کارخانہ سے بہتر اور قابل اطمینان روغن بادام ہندوستان بھر میں دستیاب نہیں ہو سکیگا

اول درجہ کے تازہ باداموں کا مغز نکلوا کر پوری نگرانی میں خاص اہتمام سے تیار کرایا جاتا ہے

یہ روغن

دہلی کے بڑے بڑے دواخانوں میں میزان مارکہ روغن بادام کے نام سے مل سکتا ہے ہر شیشی پر

مالک کارخانہ کے نام کی مہر اور لیبل پر نشانی میزان مارکہ ضرور ہوگی۔

دہلی کے تمام باشندے اور رؤسا شہر

اس سے بخوبی واقف ہیں کہ میزان مارکہ روغن بادام نہایت عمدہ اور قابل اعتماد ہے اگر آپکو

خالص روغن بادام کی ضرورت ہے تو آپ اس کارخانہ سے منگوا کر فائدہ اٹھائیں قیمت فی شیشی

جس میں چار تولہ روغن ہے تیرہ آنے۔ محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار۔

نوٹ نرخنامہ جس میں مختلف اوزان کی شیشیوں کی قیمتیں اور روغن بادام کے مختصر فوائد درج ہیں کارڈ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔

ایچ۔ ایم۔ اے مجید پروپرائٹرز کارخانہ روغن بادام بازار سیتارام دہلی